58

سرینگر ٹائمز

بانی صوفی غلام محمد

www.srinagartimes.net | قیمت 5 روپے | DAILY SRINAGAR TIMES | R.N.I: 17647/69 • Vol: 58 • No. 317 | صفحات: 08 | ۱۶ نومبر ۲۰۲۶ بروز سوموار بمطابق ۵ جمادی الثانی ۱۴۴۸ | Monday 16th November 2026 | جلد نمبر 58



ارشدیپ سنگھ کی شاندار باؤسنگ

ارشدیپ سنگھ کی قیادت میں بھارتی فاسٹ باؤلرز کی شاندار واپسی نے اتوار کو نیوزی لینڈ کے خلاف سنسنی خیز مقابلے میں بھارت کو 22 رنز سے کامیابی دلائی۔ (تفصیلات اندر)



کوہلی کے بغیر آر سی بی کی کپتانی مشکل تھی

رائل چیلنجرز بنگلور کے سابق کپتان فاف ڈوپلیسس نے کہا ہے کہ ٹیم کی قیادت کے دوران وراٹ کوہلی کی حمایت نے ان کیلئے کپتانی کی ذمہ داری نبھانا آسان بنایا۔ (تفصیلات اندر)

سابق سرکاروں نے قبائیلیوں کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑا تھا/مودی

قبائلی علاقوں کی ترقی کے لیے ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رقم مختص

سرینگر/یو پی آئی/ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ تسلسل تشدد سے سب سے زیادہ قبائلی برادریاں متاثر ہوئیں، جبکہ سابقہ حکومتوں نے انہیں حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ قسل عناصر نے قبائلی لوگوں کو ووٹ ڈالنے کے حق سے بھی محروم رکھا، لیکن اس دوران سابقہ حکومتیں خاموش تماشائی بنی رہیں۔ وزیر اعظم نے مہاراشٹر کے ضلع گڑچیرولی میں منعقدہ جن جاتیہ گورو دیوس تقریب سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے خطاب کیا۔ یہ تقریب قبائلی مجاہد آزادی برسا منڈا کی 151 ویں یوم پیدائش کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ مودی نے کہا کہ قبائلی برادریوں نے ہمیشہ ناانصافی کے خلاف آواز بلند کی ہے اور ملک کی تاریخ میں ان کی قربانیوں اور جدوجہد کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ این کی حکومت نے ان قبائلی علاقوں کی ترقی کے لیے مسلسل کوششیں کی ہیں جہاں طویل عرصے تک بنیادی سہولیات کا فقدان رہا۔ وزیر اعظم کے مطابق قبائلی علاقوں کی ترقی کے لیے ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے تاکہ وہاں رہنے والے لوگوں کو بہتر سہولیات اور ترقی کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ غربت کے خاتمے سے متعلق حکومتی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ 50 کروڑ لوگوں کو انتہائی غربت سے باہر نکالنا آزادی کے بعد بھارت کی بڑی کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے قبائلی علاقوں میں تعلیم، صحت، روزگار کے مواقع اور اجتماعی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے مقصد سے تقریباً 3 ہزار کروڑ روپے مالیت کے 246 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان 246 منصوبوں میں سے 173 کا افتتاح کیا گیا، جن میں قبائلی طلبہ کے لیے 38 ایکلو یہ ماڈل رہائشی اسکول اور پردھان منتری جن جاتی آدیواسی نیائے مہا ابھیان/1



کھدائی کے دوران تین پرانے مگر زندہ "بم" برآمد/حکام

سرینگر/یو پی آئی/شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ کے درہامہ علاقے میں اتوار کو پانی کی پائپ لائن تبدیل کرنے کے کام کے دوران ایک باغ سے تین زندہ دستی بم برآمد ہوئے، جس کے بعد علاقے میں تشویش پھیل گئی۔ حکام کے مطابق پانی کی فراہمی کی پائپ لائن تبدیل کرنے کے لیے جے سی بی مشین کے ذریعے کھدائی کی جارہی تھی کہ اسی دوران ایک مقامی باغ میں پلاسٹک کے تھیلے میں لپٹے تین دستی بم نظر آئے۔ اطلاع ملنے پر متعلقہ حکام نے فوری کارروائی/2



لیفٹیننٹ گورنر کی جھارکھنڈ سٹیٹ ہڈ ڈے پر عوام کو مُبارک باد

"جنجاتیہ گورو دیوس" پر بھگوان برسا منڈا اور قبائلی فریڈم فائٹرس کو خراجِ عقیدت پیش کیا

جموں/لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جھارکھنڈ سٹیٹ ہڈ ڈے اور 'جنجاتیہ گورو دیوس' کے موقعہ پر جھارکھنڈ کے لوگوں کو دلی مُبارک باد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن بھگوان برسا منڈا اور بے شمار قبائلی مجاہدین آزادی کی غیر معمولی خدمات کو یاد کرنے اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کا موقعہ ہے جنہوں نے قابلی کمیونٹیوں کی شناخت، ثقافت اور حقوق کے تحفظ کے لئے نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف جدوجہد کی۔ انہوں نے بھگوان برسا منڈا کو عقیدت بھرا خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی خودداری، انصاف اور خودمختاری کی قائم رہنے والی میراث کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ 15 نومبر کو 'جنجاتیہ گورو دیوس' کے طور پر منانا اس بات کی عکاس ہے کہ قوم قبائلی کمیونٹیوں کی ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد اور ثقافتی ورثے میں قابل ذکر کردار کی قدر کرتی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے جھارکھنڈ کو ایک الگ ریاست بنانے میں سابق وزیر اعظم شری اٹل بہاری واجپائی کے کردار کو بھی یاد کیا اور اسے ایک ایسا تاریخی قدم قرار دیا جس نے ریاست کے ترقیاتی سفر میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ انہوں نے جھارکھنڈ کی شاندار تاریخ کو اجاگر کرتے ہوئے بابا تلکا مانجھی، سنتھال بغاوت کے رہنماؤں اور بھگوان برسا منڈا جیسے قبائلی ہیروز کی قربانیوں کو یاد کیا جن کی تحریکوں نے انصاف اور وقار کے حصول کے لئے نسلوں کو متاثر کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ جھارکھنڈ کی منفرد شناخت اس کے دریاؤں، جنگلات، پہاڑوں، روایات، زبانوں اور متحرک ثقافتی ورثے میں گہری پیوست ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قبائلی کمیونٹیوں کا فطرت کے ساتھ ہم آہنگ رشتہ دُنیا کے لئے قیمتی اسباق فراہم کرتا ہے بالخصوص ایسے وقت میں جب انسانیت کو کلائمیٹ چینج جیسے چیلنج کا سامنا/4



دفاعی ساز وسامان کی تیاری اور اعلیٰ معیار کی ضرورت/راج ناتھ سنگھ

بھارت میں مقامی میزائل ٹیکنالوجی اور خلائی نظام میں ہونے والی پیش رفت قابل فخر



سرینگر/یو پی آئی/ مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے دفاعی ساز وسامان کی تیاری کے ہر مرحلے میں اعلیٰ معیار کو یقینی بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے اپنے دفاعی شعبے میں خود انحصاری کے لیے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ صرف خامیوں کی نشاندہی کرنے کے بجائے ایسی مضبوط نظام سازی کی جائے جس سے پیداواری عمل کے دوران ہی خامیوں کو روکا جاسکے۔ راجناتھ سنگھ اتوار کو 36 ویں سالانہ کانفرنس برائے غیر تباہ کن جانچ اور معاون ٹیکنالوجیز اور ایرو اسپیس میں غیر تباہ کن جانچ سے متعلق 15 ویں بین الاقوامی سمپوزیم سے ورچوئل خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میزائلوں کی تیاری، بحری پلیٹ فارمز، ہوابازی کی انجینئرنگ، ریڈار نظام اور خلائی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھارت کی کامیابیاں ملک کے سائنس دانوں، انجینئروں، پیداواری اداروں اور صنعتی شراکت داروں کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کا ثبوت ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بھارت کے پہلے مقامی طور پر تیار کردہ طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت کو بحری بیڑے میں شامل کرنا اس سفر کا ایک اہم سنگ میل تھا۔ یہ جہاز ملک ہی میں ڈیزائن اور تعمیر کیا گیا۔ انہوں نے مقامی میزائل ٹیکنالوجی اور/3

کولگام حملے میں 3 سی آر پی ایف اہلکاروں کی ہلاکت کی جھوٹی خبر پھیلانے پر فیس بک پیج "بانڈی پورہ والا" کا آپریٹر گرفتار/پولیس

سرینگر/یو پی آئی/ جنوبی کشمیر کے ضلع کولگام میں سی آر پی ایف اہلکاروں پر ہوئے حملے سے متعلق مبینہ طور پر جھوٹی خبر پھیلانے کے الزام میں جموں وکشمیر پولیس نے فیس بک پیج 'بانڈی پورہ والا' کے آپریٹر کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق مذکورہ پیج کے ذریعے یہ غلط اطلاع پھیلائی گئی تھی کہ حملے میں سی آر پی ایف کے تین اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں، جبکہ حقیقت میں اس واقعے میں تین اہلکار زخمی ہوئے تھے۔ پولیس کی جانب سے جاری بیان کے مطابق فیس بک پیج 'بانڈی پورہ والا' مبینہ طور پر مومن الاسلام ولد محمد مقبول بٹ ساکن گنڈ ڈھیبنہ ضلع بانڈی پورہ چلا رہا تھا۔ الزام ہے کہ اس نے کولگام حملے کے بعد تین سی آر پی ایف اہلکاروں کی ہلاکت سے متعلق من گھڑت معلومات سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی تھیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس طرح کی/5

تیسری جماعت کی طالبہ کی موت

ٹیچر معطل، تحقیقاتی رپورٹ طلب

سرینگر/یو پی آئی/ کپواڑہ ضلع کے درگمولہ علاقے میں واقع ایک اسکول کے احاطے میں تیسری جماعت کی طالبہ کی موت کے معاملے میں محکمہ تعلیم کشمیر نے متعلقہ ٹیچر کو معطل کردیا ہے، جبکہ واقعے کی مکمل تحقیقات کے لیے انکوائری افسر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ محکمہ تعلیم کشمیر کی جانب سے جاری حکم نامے کے مطابق یو پی ایس بانڈپورہ، زون درگمولہ، کپواڑہ کی ٹیچر اور سربراہ ادارہ شاہدہ اختر کو واقعے کی تحقیقات مکمل ہونے تک فوری طور پر معطل کیا گیا ہے۔ معطلی کے دوران انہیں چیف ایجوکیشن آفیسر کپواڑہ کے دفتر کے ساتھ منسلک/8

فوجی سربراہ 16 سے 19 نومبر تک چک جمہوریہ کا دورہ کریں گے

سرینگر/اے پی آئی/ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے اور فوجی تعاون، تربیت و دفاعی ٹیکنالوجی میں اشتراک کے امکانات کو یقینی بنانے کیلئے فوجی سربراہ 16 سے 19 نومبر تک چک جمہوریہ کا دورہ کریں گے۔ بھارتی فوج کے سربراہ جنرل ویرج سیٹھ 16 سے 19 نومبر تک جمہوریہ چک کے سرکاری دورے پر رہیں گے۔ جہاں وہ چک مسلح افواج کے اعلیٰ فوجی حکام کے ساتھ ملاقاتیں اور تبادلہ خیال کریں گے۔ اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات کو مزید مستحکم بنانا ہے۔ وزارت دفاع کے بیان کے/9

پروفیسر ٹی اے کنٹھ 70 برس کی عمر میں انتقال کر گئے

سرینگر/کے این ایس/ کشمیر کے ممتاز ماہر تعلیم اور معروف جغرافیہ دان پروفیسر تصور احمد کنٹھ، جنہیں پروفیسر ٹی اے کنٹھ کے نام سے جانا جاتا تھا، اتوار کی صبح 70 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ کئی ماہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے انتقال کے ساتھ ہی کئی دہائیوں پر محیط ایک شاندار علمی اور تدریسی سفر اختتام پذیر ہوگیا۔ پروفیسر ٹی اے کنٹھ نے جامعہ کشمیر میں پروفیسر، ڈین اور شعبہ جغرافیہ و علاقائی ترقی کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس دوران انہوں نے تدریس، تحقیق اور تعلیمی انتظامی/10

دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد جموں وکشمیر ترقی کی راہ پر چل پڑا/شاہ

سنگ باری، احتجاجوں کے کیلنڈر اور ہڑتالوں کے بیانات کا سلسلہ بھی ختم



سرینگر/اے پی آئی/ 5 اگست 2019 میں 370،35A کے خاتمے کا دفاع کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے دعویٰ کیا کہ جموں وکشمیر ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور خصوصی درجہ کے خاتمے کے بعد علیحدگی پسندی اور ملی ٹنسی زیرو فیصد تک پہنچی ہے۔ کولگام اور کشتواڑ میں پیش آئے واقعات کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ملی ٹنسی کے خاتمے اور علیحدگی پسندی کے رجحان کی پنج کنی کیلئے مرکزی حکومت نے پچھلے 7 برس کے دوران جو اقدامات اٹھائے اُس کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ 2019 کے بعد اگر پیچھے مُڑ کر دیکھیں تو علیحدگی پسندی کا رجحان اور ملی ٹنسی زیرو فیصد تک پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی سربراہی میں جموں وکشمیر ترقی کے راستے پر گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک وہ بھی دور تھا جب جموں وکشمیر میں بالعموم اور وادی کشمیر میں بالخصوص سڑکوں پر سنگ باری، احتجاجوں کے کیلنڈر اور ہڑتالوں کے بیانات مشتہر ہوا کرتے تھے اور لوگ نامساعد حالات کی وجہ سے انتہائی کسمپرسی کی حالت میں رہتے تھے۔ آج یہ بھی دور ہے کہ کروڑوں سیاح پچھلے////6

اننت ناگ میں چرس، براؤن شوگر اور نقد رقم برآمد کرنے کا دعویٰ

چار مقامات پر کارروائیوں کے دوران چار افراد حراست میں لئے گئے

سرینگر/یو پی آئی/ منشیات کے کاروبار اور اس میں ملوث افراد کے خلاف جاری کارروائیوں کے تحت اننت ناگ پولیس نے چار الگ الگ کارروائیوں میں چار مبینہ منشیات فروشوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے بھاری مقدار میں چرس، براؤن شوگر اور نقد رقم برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائیاں پولیس تھانہ اننت ناگ کی الگ الگ ٹیموں نے انجام دیں۔ پہلی کارروائی کے دوران پولیس ٹیم نے اسٹینڈیم کے نزدیک حسن علی ولد شکور علی ساکن بھوانی جی کالونی، دہلی، حال مقیم گنجوارہ اننت ناگ کو گرفتار کیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 73 گرام چرس اور 14 ہزار 650 روپے نقد برآمد کیے گئے۔ دوسری کارروائی میں پولیس نے محمد بشیر ولد روشن علی ساکن محلہ نئی بستی جلالپور، بجنور اتر پردیش، حال مقیم ڈانٹر اننت ناگ کو حراست میں لیا۔ پولیس کے مطابق اس کے قبضے سے 277 گرام چرس اور 29 ہزار 30 روپے نقد برآمد کیے گئے۔ اسی طرح تیسری کارروائی کے دوران محمد ناصر غلام ولد محمد اکرم/7

بانی "سرینگر ٹائمز" صوفی غلام محمد کی برسی



17 سال قبل آج ہی کے دن داعی اجل کو لبیک کہہ گئے

ان کی یاد آوری پر دُعا مانگتے ہیں کہ

مرحوم کو جنّت الفردوس میں جگہ نصیب ہو

اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ملے

دُعا گو، سوگواران، غمزدہ دختران

جب صوفی غلام محمد نے ''ملازمت'' چھوڑنے کا راستہ چُن لیا

قلمی مزدور بننے سے انکار

محمد نذیر فدا

درمیانہ قد کا ایک شخص، چہرے پر مسکراہٹ، سر پر سفید اور بھورے بکھرے بال، سفید بشارٹ اور سیاہ رنگ کی پتلون پہنے ہوئے بھنویں چھوٹی اور سیاہ۔ ریش تراشیدہ لیکن مونچھیں تھوڑی چوڑی۔ یہ کون ہوسکتا ہے جو دور درشن سرینگر کے News Room سے گزرے اور مجھ سے ملے۔ ہاں میں ان دنوں دور درشن کے شعبہ خبر سے منسلک تھا۔ ان سے بات ہوئی تو وہ دور درشن کے ایک مقبول پروگرام ''حالات حاضرہ'' کی ریکارڈنگ کرنے ٹی وی سینٹر سرینگر تشریف لائے تھے۔ ان دنوں افغانستان میں روسی انخلاء کی خبریں زوروں پر تھیں لہٰذا صوفی مرحوم نے اپنے نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی عنوان کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کیا۔



مرحوم صوفی غلام محمد ''سرینگر ٹائمز'' نے اپنا سفر ایک صحافی کی حیثیت سے شروع کیا۔ صوفی صاحب نے ابتدائی دور میں اپنی خدمات اخبار ''خدمت'' کے ساتھ وابستہ کیں۔ اخبار ''خدمت'' کے مدیر اعلیٰ سورگیہ تند لال واتل تھے۔ چونکہ یہ اخبار کانگریس پارٹی کا ترجمان تھا اور ریاست میں اس کو ایک خاص پذیرائی حاصل تھی، لیکن صوفی مرحوم نے اس اخبار کو اس جملے سے نکال کر ایک نئی جدت عطا کی اور اس کو نکھارنے اور سنوارنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پارٹی کے محدود دائرے سے نکل کر یہ اخبار عوامی اخبار کی شکل میں ابھرا۔ اس طرح عام قارئین یہ اندازہ نہ کرسکے کہ یہ اخبار کسی پارٹی کا ترجمان ہے۔ اصل میں صوفی صاحب ادبی ماحول سے آکر صحافت میں شامل ہوئے۔ اس لیے ان کی تحریر میں سیاسی تجزیہ نگاری کی چھاپ موجود تھی۔ اس طرح مرحوم صوفی صاحب کی کوششوں کی بدولت اخبار ''خدمت'' پر ادبی رنگ چھا گیا اور یہاں کے ادبی حلقوں میں توجہ کا مرکز بنا۔ ان دنوں ادیب، فنکار اور شاعروں کے لیے میدان بہت تنگ تھا لیکن مرحوم صوفی صاحب کی کاوشوں کی بدولت اخبار ''خدمت'' کے دروازے ہر ایک کے لیے کھل گئے۔ صوفی صاحب نے ادبی میدان میں بھی انقلاب لایا۔ انہوں نے کشمیری زبان میں طرحی مشاعروں کا اہتمام کیا جن میں ریاست کے اطراف و اکناف سے شعراء شرکت فرمایا کرتے تھے۔ اخبار ''خدمت'' میں اپنی تنقیدی اور غیر جانبدارانہ تحریروں کی بدولت کانگریس پارٹی کی لیڈر شپ اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہوئے اور انہوں نے صوفی صاحب سے دو ٹوک الفاظ میں کہا یا تو آپ ہماری پیروی کریں یا اخبار ''خدمت'' چھوڑ دو۔ صوفی مرحوم نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور اخبار ''خدمت'' کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہا۔ صوفی صاحب کا یہ فیصلہ ان کے لیے تکلیف دہ تھا کیونکہ یہ اخبار ان کی روزی روٹی کا مسئلہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ریاست میں خواجہ غلام محمد صادق صاحب کے سب سے بڑے حریف سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے اپنا اخبار ''نوائے کشمیر'' کے نام سے اجرا کیا اور صوفی صاحب کو یہ اخبار جاری کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔ مرحوم نے ایک سال تک ''نوائے کشمیر'' میں کام کیا اور ان کو اندازہ ہوا کہ اس اخبار میں بھی وہ اپنی بات کا اظہار نہیں کرسکتے اور کوئی آزادانہ اخبار جاری کرنے کا عزم بنایا۔



مضمون نگار: محمد نذیر فدا

ریاست میں اردو صحافت کی ایک قدیم تاریخ ہے۔ بعض تذکرہ نگار ''بدر طلاس'' کو ریاست کا پہلا اخبار قرار دیتے ہیں اور بعض مورخین کا خیال ہے کہ محمد الدین فوق نے صحافت کے میدان میں اپنا ''کارواں'' لاہور کے تاریخی شہر سے شروع کیا اور اس زمانے میں کئی اخبارات شائع کرکے ریاست میں صحافت کا باقاعدہ آغاز کیا۔ لیکن لالہ ملک راج صراف نے اپنی کتاب Fifty Years of Journalists میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ریاست میں انہوں نے ہی سب سے پہلا موثر جریدہ ''رنجیر'' کے نام سے سال 1924 میں جاری کیا۔ اگرچہ مرحوم رشید تاثیر نے ''تحفہ کشمیر'' نامی اخبار کو ریاست کا پہلا اخبار قرار دیا ہے۔ ریاست میں پہلے سے ہی صحافت کا میدان پر خار نظر آتا ہے اور اس پیشے سے وابستہ ہونا کسی آزمائش سے کم نہیں۔ اخبار نکالنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں، اس میں کئی کاغذی سرائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں دفتر، ملازمین، نامہ نگار، رسائل، طباعت، تقسیم کاری، کتاب و چھاپہ خانے وغیرہ کچھ ایسی چیزیں درکار ہیں جن پر کافی خرچہ آتا ہے۔ اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے کم و بیش ہی کوئی صحافی ذاتی طور پر اپنا اخبار جاری کرنے میں کامیاب ہوا۔

صوفی صاحب صحافت کے اس پُر خطر میدان میں کود کر زندگی کے نشیب و فراز سے واقف ہوئے۔ انہوں نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ تہذیب کی تند و تیز ہواؤں کا مقابلہ کیا۔ مادی دشواریوں کے باوجود ہار نہ مانی اور اپنا موقر اخبار ''سرینگر ٹائمز'' 16 جون 1969 کو جاری کرنے میں کامیاب ہوئے اور اگست 1969 میں اس کو روزنامہ میں تبدیل کیا۔ اخبار بام عروج تک پہنچا اور عوام میں بہت مقبول ہوا۔

> صوفی صاحب صحافت کے اس پُر خطر میدان میں کود کر زندگی کے نشیب و فراز سے واقف ہوئے۔ انہوں نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ تہذیب کی تند و تیز ہواؤں کا مقابلہ کیا۔ مادی دشواریوں کے باوجود ہار نہ مانی اور اپنا موقر اخبار ''سرینگر ٹائمز'' 16 جون 1969 کو جاری کرنے میں کامیاب ہوئے اور اگست 1969 میں اس کو روزنامہ میں تبدیل کیا۔

ایک وقت آیا جب ریاست میں دو ہی اخبار یعنی ''سرینگر ٹائمز'' اور ''آفتاب'' کی شہرت ہونے کی وجہ سے صف اول میں شمار ہونے لگے۔ ''سرینگر ٹائمز'' کے مقبول ہونے میں ان کے برادر اصغر بشیر احمد بشیر کا بھی رول شامل رہا جنہوں نے کارٹونوں کے ذریعے بہت کچھ کہا جو تحریر سے زیادہ پر کشش اور موثر ثابت ہوا۔

مرحوم شمیم احمد شمیم جو مدیر ''آئینہ'' تھے، صحافت کے میدان کے شاہسوار تھے۔ لیکن صوفی صاحب کے ساتھ ان کی صحافتی چپقلش زوروں پر تھی۔ اس کے باوجود صوفی صاحب ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے جب 1980ء میں شمیم صاحب کا انتقال ہوا تو صوفی صاحب نے ان کا شایان شان تعزیتی نامہ تحریر کیا جس کو سب نے سراہا۔

صوفی صاحب نے شمیم مرحوم کو سنہرے الفاظ میں خراج عقیدت کیا۔ اپنے اخبار کے پہلے صفحہ پر یہ عبارت لکھی کہ آج ان کے انتقال سے صحافت بے نوا ہوگئی۔ دراصل یہ صوفی صاحب کا خلوص تھا جو انہوں نے اپنے اس ہم پیشہ دوست کے لیے ادا کیا۔

خدا بخشے بہت خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اپنے چاچا کو سلام پیش کرتا ہوں



تحریر: ساحل صوفی

جتنی عمر میری آج ہے اس سے کہیں زیادہ سال آپ نے اس اخبار پر نچھاور کیے ہیں۔ صوفی صاحب ایک ایسا نام جو صحافت کی دنیا میں درخشاں ستارہ کی مانند ہمیشہ قائم رہے گا۔

صوفی صاحب کی برسی کے موقعہ پر ہر سال راقم اپنے جذبات کو لفظوں کی شکل دینے کی ادنیٰ سی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن اس برس ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں لکھ سکوں گا۔ اُس کی وجہ میری مصروفیات نہیں بلکہ کچھ ذاتی معاملات ہیں۔ بہر حال مرحوم صوفی صاحب کی برسی کے موقعہ پر کچھ باتوں پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ راقم کا مواد صوفی صاحب کی حیثیت کے مقابلہ میں کوئی وجود نہیں رکھتا بلکہ اپنے قلم سے صوفی صاحب کی منزلت کو بیان کرنے میں میرے جسم کو سکون اور دل کو قرار ملتا ہے۔

ایک ایڈیٹر کی حیثیت سے صوفی صاحب نے متعدد اخبارات اور جرائد میں کام کیا لیکن جو شہرت انہوں نے سرینگر ٹائمز سے حاصل کی وہ غالباً کسی اور صحافی کو وادی میں حاصل نہیں ہوئی۔ بے باک نڈر صحافت کے علمبردار کہلائے جانے والے صوفی صاحب نے مرتے دم تک قلم سے سمجھوتا نہیں کیا، بے خوف ہوکر ہر درد کا مقابلہ سینہ تان کر کیا۔

سماجی معاملات اور عوامی مسائل کے علاوہ ٹائمز سوالنامہ کے ذریعہ مرحوم صوفی صاحب نے قارئین کی ہر ممکن خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی اور جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے۔

صوفی صاحب کی آج 17 ویں برسی ہے یہی وہ دن تھا جب 2009 میں صحافت کی اس شہسوار نے آخری سانس لی۔ ان کے انتقال کے بعد نہ صرف سرینگر ٹائمز ایک رہبر بلکہ ممتاز قلمکار سے محروم ہوا۔

آج میں مرحوم کی برسی پر مسلسل 17 سال سے لکھ رہا ہوں جس وجہ سے میری عمر میں بھی 17 سال کا اضافہ ہوا۔ کم و بیش صحافت کی اس دنیا میں میں نے بھی 20 سال کے نشیب و فراز دیکھے ہیں مگر صوفی صاحب کی محنت، جرات اور لگن کو میں سلام پیش کرتا ہوں کیا شخصیت تھی۔ لفظ کم پڑ رہے ہیں لکھنے میں بس دل سے اپنے چاچا کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت عطا کرے۔ آمین

جانے والے کبھی نہیں آتے جانے والوں کی یاد آتی ہے



.....ایس ایم یوسف.....

ہر دن اخبارات میں مرحومین کے تئیں اپنے اپنوں کی پہلی برسی، دوسری برسی، تیسری، چوتھی یا اس سے زیادہ برسیوں پر اپنے اپنے انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تقریباً ہر غم زدہ کی زبان پر یہی کچھ الفاظ آتے ہیں کہ مرحوم کتنا اچھا آدمی تھا۔ ملنسار تھا۔ انسان دوست تھا۔ پنجوقتہ نماز صوم صلوات کا پابند تھا وغیرہ الفاظ کہہ کر اپنے دل کا بوجھ کسی حد تک کم کرنے میں راحت محسوس کرتے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر دل کا مالک ہے کون کیا ہے وہی سب جاننے والا ہے۔ بس میری دعا ہے غم زدوں کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ تمام گناہ کبیرہ و صغیرہ معاف فرمائیں۔ آج ہی کے دن یعنی 16 نومبر 2009ء کو تقریباً 18 سال قبل ہمیں بھی اس المناک اور افسوس خبر سننے کا سامنا کرنا پڑا کہ صوفی غلام محمد بانی روزنامہ سرینگر ٹائمز اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ موت تو ہر حال میں آنی ہے کوئی کتنا ہی بڑا اور کتنی خوبیوں والا کیوں نہ ہو غرض ہر ایک کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی مرتا ہے تو اس کا اثر صرف ایک فرد واحد پر ہی ہوتا ہے کسی کے مرنے سے ایک گھر یا پورا خاندان اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن کسی کی موت پورے معاشرے کو ہلا کے رکھ دیتی ہے پورا معاشرہ صدیوں تک انہیں انکی خوبیوں اور کارناموں کی وجہ سے کبھی نہیں بھلا سکتا ہے۔ صوفی غلام محمد مرحوم بفضل اللہ ہر خوبیوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ قانون دان بھی تھے۔ قانون کے پیچ و خم سے واقف تھے۔ جب کبھی انہیں کوئی قانونی پیچیدگی آن پڑتی تو وہ خود عدالت میں جاکر اسکی پیروی کرتے تھے اور مجال تھی کہ وہ عدالت سے سرخ رو ہو کر نہ نکلتے۔

آج ہمارے یہاں اخبار کی ڈیکلریشن حاصل کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے معمولی سی چھان بین کے بعد حکومت کچھ ہی ہفتوں میں اخبار کی ڈیکلریشن اجرا کر ہی دیتی ہے۔ جس کی مثال آج کل ریاست جموں و کشمیر میں روزناموں ہفت روزہ اور پیدراں روز نہ اخبارات کی بھرمار سے صاف نظر آتی ہے روزنامہ سرینگر ٹائمز کا منظر عام پر آنا بذات خود ایک تاریخ ہے۔ صوفی صاحب مرحوم کا سرینگر ٹائمز کی ڈیکلریشن حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے برابر تھا۔ چونکہ اس وقت کے حکمرانوں کو صوفی غلام محمد کی تحریروں کو صحیح اندازہ تھا اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ شخص نہ بکنے والا ہے اور نہ جھکنے والا۔ لہٰذا انہوں نے سرینگر ٹائمز کی ڈیکلریشن نہ دینے میں ہی اپنی بہتری سمجھی۔

صوفی غلام محمد مرحوم نے سرینگر ٹائمز کی ڈیکلریشن کے لئے 1964ء میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی تھی لیکن 1969ء تک کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی جب کہ پریس رجسٹرار آف انڈیا نے سرینگر ٹائمز کی اجرائی کی باضابطہ اجازت دی تھی۔ کیونکہ اس نام کا کوئی بھی اخبار ملک کے کسی حصہ سے نہیں نکلتا تھا۔

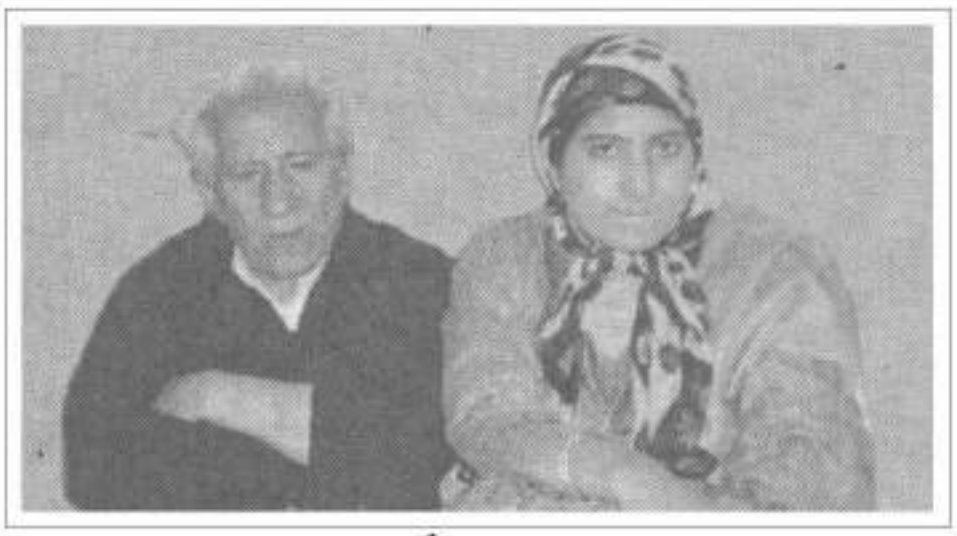
جیسا میں نے اوپر ذکر کیا کہ صوفی صاحب مرحوم قانون دان بھی تھے۔ لہٰذا بغیر کوئی وقت ضائع کیے عدالت کا رُخ کیا اور کچھ ہی ہفتوں میں سرینگر ٹائمز کیلئے ڈیکلریشن حاصل کرکے ہی دم لیا۔

آج اگرچہ سرینگر ٹائمز نصف صدی کی طرف رواں دواں ہے یہ صرف صوفی غلام محمد مرحوم کی بے باک تحریروں اور سرینگر ٹائمز کے ہزاروں قارئین کی اُن کے تئیں محبت اور شفقت کا نتیجہ ہے۔ آج بھی اسی شفقت اور محبت بھرے جذبات سے سرشار ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم صوفی غلام محمد کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب ہو۔

جانے والوں کی یاد۔۔۔یاد۔۔۔یاد بس یاد رہ جاتی ہے۔

(مضمون نگار: صوفی غلام محمد کے برادر اصغر اور اخبار کے مالک و مدیر ہیں)

اپنے ڈیڈی کے تئیں ایک بیٹی کے عقیدت کے پھول



ڈاکٹر صوفیہ تبسم مرحوم صوفی غلام محمد کی سات دختران میں سب سے چھوٹی ہیں۔ ادیبہ ہے اور نہ کوئی شاعرہ مگر پرورش کے دوران سرینگر ٹائمز کا بغور اور بلاناغہ مطالعہ کرتی آئی ہیں۔ اُردو ادب کی ماہر نہیں مگر اُردو زبان سے گہرا لگاؤ ہے اور سرینگر ٹائمز کی وساطت اُردو سے قریبی تعلق رہا ہے۔ اپنے والد محترم صوفی صاحب جنہیں وہ پیار سے ڈیڈی کے نام سے پکارتی تھیں نے اپنے والد کی مشہور کتاب ''لوسہ مت تارکھ'' (ڈوبتے ستارے) کا نیا ایڈیشن نئے انداز اور نئی شکل وصورت میں پیش کرکے ان مداحوں کی خواہشات کو پورا کیا ہے جو اس کتاب کے زبردست متلاشی تھے۔ انہوں نے کتاب کی کتابت اور اشاعت کے مراحل کو پورا کرتے ہوئے اب اسے منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مستقبل قریب میں اس کی نقاب کشائی ہوگی۔ اس کتاب کے ابتدا میں ڈاکٹر صوفیہ تبسم نے کشمیری زبان میں اپنے تاثرات بیان کئے ہیں جس میں نئے ایڈیشن کو منظر عام پر لانے کی وجہ بتائی گئی ہے اور اپنے ڈیڈی کے تئیں عقیدت کے پھول نچھاور بھی کئے گئے۔ کتاب میں ان کے پیش لفظ کو ہم کشمیری زبان میں ہی یہاں پیش کررہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے

ساروی برونٹھ توہہ سارنی میانی سلام

یہ چھبس یمہ کتابہ ہندس مصنف صوفی غلام محمد صاحبہ سۆ (۷) کوریو منز ساروی لوکڑ تہ یہ آسس تمن ہمیشہ ڈیڈی دنان۔

یہ چھبس تہ پیشہ لحاظہ کانہہ شاعرہ یا مصنفہ بلکہ چھبس اکھ ڈاکٹر۔ اتھ ماڈانس منز یکھ دمت تہ چھ میانس ڈیڈیس گوھان۔ تمن سیت خونک رشتہ آسنہ کمن ڈچھ میہ بچھم چھے تم ادب تہ محاقس منز پنن نادروشن کران۔ پنہ ماہیر زیو کو شرتہ اردو زبانی سیت کافی اُلفت آسنہ سبہ آسسن یہ پنن مول ہمیشہ پنہ دلک تاثراتہ تہ خواہشات یمن زبانمن منز کاغذو رقن پٹھ لیکھان وچھان۔ میہ چھ ادبی، علمی تہ صحافتی ماڈانن منز ہنہد دوتھن پتھو اچھوڈ چھمت۔ اخبار سرینگر ٹائمز چھانہن اوس تمنہ خواب نیس تمو پنہ خستہ سیت پورہ کر۔ سرینگر ٹائمز پُرن بلیو و ہوش سنبالنسی سیت میون جنون۔ امہ اخبارک اداریہ مجھنہ خاطر اکہ سیاست تہ اردو زبان ہنز واقفیت آسنہ ضروری مگر یہ آسس یمو دشوی نش بے خبر تہ ناواقف دپان ژونٹھ ڈچھمت چھ ژونٹھ رنگ رنان امہ حسابہ ٹپیس یہ تہ کتاب پرن واہمن۔ صوفی صاحبس سیت قُربتہ باوجود ٹپیس یہ نہ اخبار نویس تہ نہ افسانہ نگار۔ البتہ وانس گزرنس سیت وتھ مے تہند ان افسانہ تہ خاکہ سرنراسان پرن تہ زبان تہ لفظ دارہ دارہ بجھنچ کوشش کرنی۔ صوفی صاحب آئے اکہ کامیاب ایڈیٹر، صحافی، تبصرہ نگار تہ تجزیہ نویسہ رنگو تسلیم کرنہ مگر حق چھ یہ کہ صحافتس منز قدم تھاونہ برونٹھ اُمس تمو پنہو کاشرتہ اردو تحریرو ذریعہ پرن واٹی کافی متاثر کرتی۔ تمن اوسن اردو زبانی پتھ عبور حاصل تہ کاشر زبان اسکہ خونس سیت رٹلتھ۔ ''لوسہ مت تارک'' ناوچہ چھنز کتابہ اوس ادبی حلقن منز گوڈے تھود مقام حاصل کرمت تہ ادبی نقاد اوس کتابہ منز شامل اکھ اکھ کردار دلن منز دھڑکن تہ نہ مٹن واجنیو یاد دیمت تعبیر کرتی۔ امہ کتابہ برونٹھ اوس صوفی صاحبن ''شیشہ تہ سنگستان'' ناوچہ کتابہ منز شامل سۆ (۷) افسانو ذریعہ پنمن ادبی صلاحیون ہند مظاہرہ کورمت۔ یمہ دوشوے کتابہ پتھے از تہ لائبریرین منز موجود تہ پرن واٹی چھ تمن تھپہ تھپہ ژھاران۔ یمہ چھنہ بک سیلرز نش دستیاب تہ نہ گھرن منزی موجود۔ یمہ کتابہ نوان نسلن نام واتا نوچہ تہ امہ بند تہ لائبریرین نام واتن تہ چھنہ تیوت سہل۔ یمن حالاتن منز یہ سہ پہل ''لوسہ مت تارک'' نوہ نژ چھاپنچ کوشش سپز امہ سیت تمہ ادب نوازن ہنز تریش یمن امہ ہا چھ داد یاہ دشوار یا سہ پیش یوان۔

میانی یم الفاظ چھہ کتابہ ہنز گوڈہ کتھ یا تعاف بلکہ یہ نس ماٹس گن عقیدت تہ اوس کن اکھ نذرانہ

ڈاکٹر صوفیہ تبسم
دختر صوفی غلام محمد
ساکنہ صنعت نگر، سرینگر

سرینگر ٹائمز

16 نومبر 2026ء بروز سوموار

صوفی غلام محمد کی صحافت اور آپ کی ایک نصیحت

بشیر احمد بشیر

17 سال قبل آج ہی کے دن اس اخبار کے بانی چیف ایڈیٹر صوفی غلام محمد اس دنیا کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ گئے۔ اس کے بعد سرینگر ٹائمز کی محفل کے چراغوں میں وہ روشنی نہ رہی جس نے اس روزنامہ کو تابناک بنا کر کشش اور مقبول عام بنانے میں اپنی شعاعوں سے اُردو صحافت کو منور کیا تھا۔ آج کے شمارے میں بھی اگر آپ صفحہ اول کے ماتھے کو سرسری نگاہ سے بھی دیکھیں گے تو آپ کو صوفی صاحب کے بانی ہونے کے الفاظ نظر آئیں گے۔ صوفی صاحب محض ایک ایڈیٹر نہیں تھے بلکہ انہیں اس کا روح رواں کہنا ہی مناسب ہے۔ انہوں نے اس اخبار کی پیدائش سے لے کر اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک اس کی آبیاری کے لئے خون پسینہ کی محنت کی ہے۔ اخبار اگر کئی صفحات پر مشتمل محض کاغذی مجموعہ ہوتا تو اس کام کو سرانجام دینے سے نہ ان کو سکون ملتا اور نہ اپنے جذبات کی عکاسی ہوتی۔ اخبار نکالنا صرف پیٹ کی آگ بجھانے کا نام نہیں بلکہ دوسروں کے دُکھ درد کو محسوس کر کے اپنے قلم کی نوک سے دنیا تک پہنچانا ہے۔ اخبار اس پس منظر میں ایک مالک یا مدیر کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ اس کا رشتہ ان تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوتا ہے کہ جو کچھ صفحات پر مشتمل اخبار کو خریدنے کیلئے نہ صرف بے تاب ہوتے ہیں بلکہ اس کیلئے قیمت بھی ادا کرتے ہیں۔ دنیا کا کوئی اخبار جب تک عوام کے ہاتھوں سے ہوتے ہوئے دل میں نہیں اترتا جب تک کہ ایڈیٹر نے اپنی پسند اور ناپسند کو نظر انداز کر کے عوام کی خواہشات کا احترام ان کی آرزؤں کی ترجمانی اور ان کے حقوق کے تحفظ کیلئے عزم نہ کیا ہو۔ صوفی غلام محمد نے بستر علالت پر زندگی کی آخری سانسوں تک اس معاملہ میں اپنا فرض کمال جرأت مندی سے نبھایا، ان کی بے باک تحریروں اور بے خوف تبصروں سے وقت کے حکمرانوں نے ان کی راہ میں بے شمار کانٹے ڈالنے کی کوششیں کیں۔ کبھی انہیں قانونی پیچیدگیوں میں الجھا کر کمزور کرنے کی کوششیں کی گئیں، کبھی اسمبلی کے ایوانوں میں ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کے سامان کئے گئے۔ سرینگر ٹائمز کے قیام کے کچھ ہی برسوں بعد اس کی ترقی کی پیش رفت کو روکنے کیلئے راستے میں روڑے اٹکائے گئے اور کانٹے بھی بچھائے گئے۔ لیکن صوفی غلام محمد نے سرینگر ٹائمز کو ایک آزاد اور عوامی اخبار بنانے کیلئے جس جستجو اور جدوجہد کو اپنا ہتھیار بنایا تھا۔ بالآخر وہ ہر مشکل کو آسان بناتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

صوفی صاحب نے اس دنیا کو الوداع کہنے سے پہلے یہ نصیحت کی تھی کہ زمانے سے ٹکر لیتے وقت ہمت کے دامن سے ترک تعلق نہیں کرنا۔ کامیابی تب ملتی ہے کہ جب منزل کی طرف راہ میں قدم قدم پر خطرات کا سامنا کیا جائے ورنہ آسان اور ہموار راہوں سے کوئی بھی شخص گزر سکتا ہے۔ منزل قدموں کے پاس نہیں آتی بلکہ قدم منزل کی جانب رواں ہوتے ہیں۔

صوفی غلام محمد اور سرینگر ٹائمز ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم تھے۔ جس طرح ایک انگوٹھی میں نگینہ کے پیوست ہونے سے دونوں کی رونق میں چار چاند لگ جاتے ہیں اسی طرح صوفی غلام محمد اور سرینگر ٹائمز کا رشتہ دونوں کی مقبولیت اور شہرت کا سبب بنا۔ صوفی صاحب نے اس زمانہ میں اخبار نویسی کا پیشہ اختیار کیا کہ جب نہ تو سوشل میڈیا تھا نہ موبائیل اور نہ کمیونیکیشن کا کوئی جدید سامان۔



لیکن سرینگر ٹائمز گھر گھر پہنچ گیا اور اہل خانہ کے صبح کا ناشتہ بن گیا۔ تازہ ترین اطلاعات اور بے باک ایڈیٹوریل کے سبب سرینگر ٹائمز کی کشش میں اضافہ اور سرکولیشن کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ اخبار کے صفحہ اول پر میں نے بطور ایک کارٹونسٹ اپنی لکیروں اور تحریروں سے قارئین کو حقیقی کہانی سنائی اور سیاست کے نام پر سودا کرنے والوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی مگر اس کیلئے میں صرف اپنے آپ کو ذمہ دار قرار نہیں دے سکتا کیونکہ صوفی غلام محمد صاحب نے ہی مجھے "دریافت" کیا ورنہ میں واقعی اپنے "فن" سے ناواقف تھا۔ صوفی صاحب نے سرینگر ٹائمز کی نشوونما کرنے کے ساتھ ساتھ میری ذاتی اور صحافتی پرورش بھی کی۔ اس لئے جب وہ یاد آتے ہیں تو بہت یاد آتے ہیں۔

صوفی غلام محمد کی جدائی کے 17 برسوں کے بعد اس اخبار میں جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پورا کرنے میں نہ جانے کتنے زمانوں کی ضرورت ہے۔ لیکن آج اگر ہم ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو یقیناً ان کی روح کو سکون مل سکتا ہے۔

صوفی صاحب نے جب "سرینگر ٹائمز" کو شروع کیا تو سب سے پہلے اپنے وجود سے ڈر اور خوف کو ختم کر ڈالا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اخبار نویسی کی دنیا میں انہیں قدم قدم پر نہ صرف مشکلات کا سامنا ہوگا بلکہ ان کے قدم آگے بڑھنے سے روکنے کیلئے انہیں حاسدوں سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ سازشوں کا مقابلہ کرنا ہوگا اور قانونی کاروائیوں سے گزرنا پڑے گا۔ صوفی صاحب نے صحافت میں جرأت مندی کو اپنا شعار بنایا۔ سماج اور سیاست میں عوام کا استحصال کرنے والوں کے چہروں سے پردہ ہٹانے کیلئے اپنے زور قلم کو کمزور ہونے نہیں دیا۔ اسی طاقت کے سہارے انہوں نے ایوان اسمبلی میں اپنے خلاف الزامات اور عدالتوں میں ان کے خلاف بے بنیاد مقدمات کا سامنا کر کے سرینگر ٹائمز کو گھر گھر کے ہر ہر فرد کے دلوں کی دھڑکن بنانے میں کوئی کمی نہ کی۔

لیکن صوفی غلام محمد کی زندگی کا ایک اور موڑ ہے جو ان کی ادبی دنیا کا چراغ راہ ہے۔ صوفی صاحب ایک ادیب بھی تھے۔ اس میدان میں انہوں نے کشمیری زبان میں صرف دو کتابیں تحریر کی ہیں اور دونوں اردو ادب کا خزانہ بن گئیں۔ شیشہ و سنگستان (آئینہ اور پتھر) ان کے افسانوں کا مجموعہ ہے جبکہ "ڈوبی مت تارکھ" (ڈوبتے ستارے) وادی کے سماج میں ممتاز شخصیات کی زندگی اور فن پر مبنی کریکٹر سکیچ ہیں۔

صوفی صاحب نے اپنی عہد جوانی میں اردو اور کشمیری زبان کی شاعری اور نثر کی کتابوں کا مطالعہ کرتے کرتے بالآخر اپنے ہاتھ میں قلم سنبھال کر خود ادیب بن کر اپنا شوق پورا کیا مگر جب وہ صحافی بن گئے تو اتنے مصروف ہوگئے کہ ان کے اندر کا ادیب پس منظر میں چلا گیا۔ پھر کوئی ادبی کتاب منظر عام پر نہیں آئی مگر صحافت سے پہلے لکھی گئیں ان کی دو کتابیں ادب کا سرمایہ بن گئیں۔

صوفی غلام محمد کی کشمیری کتاب "ڈوبتے ستارے" میں شامل کہانی "مال دید" کا ترجمہ

مالا بی بی

صوفی غلام محمد
(کشمیری سے ترجمہ: اسد اللہ اسد)

مالا بی بی آج تقریباً ایک ماہ بعد بازار میں آگئی۔ اس کی آمد سے گویا بازار میں رونق آگئی۔ ہر دکاندار، ہر ایک بیوپاری اور بازار کا ہر گاہک فقط مالا بی بی کی طرف ٹکٹکی لگائے تھا۔ سب اس کو مبارکباد دے رہے تھے۔ "مالا بی بی! خیر تو ہے؟ مالا بی بی ٹھیک ٹھاک ہو؟ مالا بی بی آج تک کہاں چھپی بیٹھی تھی؟ مالا! آج خوب سج گئی ہو!"

کچھ دکاندار تو دوکان میں بیٹھے بیٹھے ہی مالا بی بی سے خیر و عافیت پوچھتے تھے اور کچھ دکانیں چھوڑ کر حلقہ باندھے اس کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔ سب لوگ اس سے استفسار کر رہے تھے کہ وہ آج تک کہاں تھی۔ وہ تو آج برابر ایک ماہ بعد پھر سے بازار میں نمودار ہو گئی تھی۔ مالا بی بی مسکراتے ہوئے ہر کسی کی مزاج پرسی کا جواب دے رہی تھی۔ وہ اس ایک مہینے تک کہاں تھی اور اس نے اتنی مدت تک شہر آنا کیوں چھوڑ دیا تھا، اس بات کا وہ کچھ جواب نہیں دے رہی تھی۔ بازار والے تو اس بات سے واقف تھے کہ مالا بی بی کہاں تھی اور اس کے شہر نہ آنے کی وجہ کیا تھی، مگر پھر بھی وہ اس سے یہی ایک سوال پوچھتے تھے کہ وہ کہاں تھی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مالا سے یہ سوال پوچھنے پر اس کی کمزور رگ دُکھتی ہے۔ مالا بی بی یہی کوشش کیا کرتی تھی کہ وہ اس بات کا جواب نہ دے۔ اسی سبب ادھر ادھر کی ہانک کر اس سوال کو ٹال رہی تھی۔ مگر بازار والے بھی کیا کم تھے؟ وہ تو ادھر ادھر کی ہانک کر پھر اپنے اصل مدعا پر آ جاتے۔ ابلتی ہانڈیوں کو ڈھکن بند کر کے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش کیا جا سکتا ہے مگر عام لوگوں کی زبان خاموش کرانا آسان نہیں ہوتا ہے۔ ایک، دو یا تین اشخاص ہوتے تو مالا بی بی ان کو علاحدہ طور سے جواب دیتی مگر بازار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چالیس دکاندار موجود تھے جن کے منہ بند کرانا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ ایک طرف سلام سویاں والا اس کو اشتعال دیتا تو دوسری طرف حبیب وصلیا طعنے کستا تھا۔ ماما بسالی دکان پر ہی دھاگے کی تار کو تلاوے پر مروڑتا ہوا بل دیتا ہوا اگر ہے گا سے مالا بی بی کی طرف بھی آوازیں کستا۔ "مالا! تو کہاں تھی؟ قسم خدا کی، آج تو بیگم صاحبہ لگتی ہو!"

ماما بسالی تو بازار کا بزرگ ترین دکاندار تھا، اسی باعث باقی دکانداروں کو اس کی بزرگی کا پاس تھا۔ مگر جب بھی دکاندار مسخری پر اتر آتے تو اس وقت عمر کو بالائے طاق رکھ دیتے۔ ماما بسالی بھی مالا بی بی کو "بیبے" پکار کر یاد کیا کرتا تھا۔

مالا بی بی چپ سادھے لئے ان باتوں کے مسخرانہ مزاح و اشارات کو بھانپتی اور سن لیتی تھی اور کسی سے کچھ نہ کہتی۔ اگر موقعہ کی نزاکت اس کے برعکس ہوتی یا اگر اور کوئی بات ہوتی، وہ تو ان کو کھری کھوٹی سنا دیتی۔ جب بھی مذاق دڑول پر اتر آتی، وہ ماما بسالی جیسے بزرگ دکاندار کا بھی کوئی لحاظ نہ کرتی۔ قادر قصاب تو فتنہ پرور مانا جاتا تھا مگر وہ بھی مالا بی بی کی ضد اور شرارت سے کبھی کبھی پناہ مانگتا تھا۔ مگر آج مالا بی بی کی زبان گویا شرم و حیا کے مارے حلق میں ہی اٹک گئی تھی۔

مالا بی بی بندپورہ کی جائن تھی اور یہ گاؤں شہر سے چار، پانچ میل دور تھا۔ اگرچہ اس کی عمر چالیس سال سے تجاوز کر گئی تھی مگر پھر بھی وہ جوان دکھائی دیتی تھی۔ قادر قصاب اس کو کہا کرتا: "اگر چار بچوں کی ماں ہوکے بھی تجھے ڈولی چڑھایا جائے تو بھی کوئی تمہیں بچوں والی نہ سمجھے گا۔"

اگرچہ مالا بی بی کے متعلق قادر قصاب کے یہ خیالات حقیقت سے بعید تھے مگر اس میں یہ بات ضرور تھی کہ وہ ابھی تک بہت حسین وجمیل تھی۔ وہ ایک استوار جسم کی مالک تھی اور اس کے بھرے بھرے چہرے، اس کی مضبوط بانہوں اور موٹی پنڈلیوں کی بنا پر اس کی ہم پیشہ سہیلیاں اس کو مالا ساٹھی کے نام سے پکارتی تھیں۔ وہ صرف اسی صفت کی مالک نہ تھی کہ اس کا چہرہ بھرا بھرا اور حسین تھا اور اس کا جسم مضبوط تھا بلکہ اس کی شیریں زبانی اس کی ایک بڑی خوبی تھی جس کی وجہ سے وہ تیس سیر ساگ کی ٹوکری آنا فانا ہی بیچ دیتی تھی۔ اگرچہ وہ ساگ بیچنے کے لئے شہر آجاتی تھی مگر وہ اپنی سبزی کا بیشتر راستے ہی میں بیچ دیتی۔ وہ صبح سویرے گھر سے نکل کر ٹوکری کی سج سے بہت اوپر تک ساگ کو تہہ دے کر لے آتی اور رستے میں اپنے گاہکوں کو ساگ مہیا کرتی جو الگ الگ محلوں کی ہوا کرتی تھیں اور الگ الگ طبقوں اور پیشوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایسے گاہکوں میں کچھ ایسی بیبیاں بھی تھیں جو مالا بی بی سے گھروں میں ہی ساگ خرید لیتی تھیں جو خود کو حیا والیاں تصور کرتی تھیں اور اپنے خاندانوں کے سوا غیر محرم اشخاص کو اپنا چہرہ دکھانا تک گناہ سمجھتی تھیں۔ مالا بی بی ان خواجہ زادیوں، آپاؤں اور سیدانیوں کو فرداً فرداً جانتی تھی۔ اس کا ایسی عورتوں کے ساتھ بھی ملنا جلنا تھا جو عام گھروں، سڑکوں اور گلیوں میں عام مردوں کے ساتھ گھوما پھرا کرتی ہیں۔

مالا بی بی کے لین دین کا طریقہ عجیب تھا۔ وہ دیگر سبزی فروش عورتوں کی طرح اپنی طرف سے آوازیں نہ دیتی اور نہ اپنے ساگ کی تعریفیں کرتی۔ اس کا خیال تھا کہ جس گاہک کو ایک بار سبزی بیچی جائے، وہ دوسرے دن اس کو خود پکارے اور اس کے ساگ کی تعریفیں کرے۔ گھر سے نکل کر ہی شہر پہنچنے تک اسے ہر دروازے سے بلاوے کی آوازیں آرہی تھیں۔ اگر کسی دن کوئی عورت اسے ساگ خراب ہونے کی شکایت کرتی، مالا بی بی اسے اس طرح سے جواب دیتی کہ وہ خاموش ہو جاتی۔

"دیدی تم تو ساگ کھانا ہی نہیں جانتی؟ اگر میرے ساگ کو سلیقے سے پکانا آئے تو تمہارے ہونٹ ساگ کی لذت کو پہچان جائیں گے۔"

"نانی بی، نا! کیا میں نے تمہارے ساگ کو نہیں پکایا ہے؟" "اگر تم نے اسے پکایا ہوتا تو یا ناپ شناپ نہ بکتی۔ دیکھو، ناراض مت ہونا! ساگ پکانا وہ ہوتا ہے کہ اسے پانی میں ابالا جائے، اس میں مصالحہ جات ڈالے جائیں، تیل ہونا چاہیے اور یہ ہو کہ بھی اگر پکانے والی ٹھیک نہ ہو تو بھی اس کا سواد ہی جاتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ساگ، ساگ نہیں رہتا بلکہ یہ مویشیوں کے گھاس پھوس کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔"

مالا بی بی نہ صرف اپنے کاروبار اور کسب و ہنر میں پہچانی جاتی تھی بلکہ جس طرح وہ اس بات سے واقف تھی کہ کس ساگ زار سے کس قدر زیادہ فصل اُگتی ہے، کس زمین میں بیج بو کر ساگ میٹھا اور پُر لذت بن جاتا ہے۔ اسی طرح وہ اس بات سے بھی جانا ساتھی کہ کس گاہک کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہئے۔ وہ تو بڑوں کے ساتھ بڑا پن اور بچوں کے ساتھ بچوں کی طرح ہی پیش آتی۔ مردوں کے ساتھ مل کر مردانہ پن دکھاتی اور عورتوں کے ساتھ مل کر عورت ہی لگتی۔ عالی وقار لوگوں کے گھر میں داخل ہو کر شائستہ زبان ہی اختیار کر لیتی اور جھگڑالو لوگوں سے مل کر تیز خو ہی بن جاتی، مگر بے شمار گاہک ہوتے ہوئے بھی کوئی بھی گاہک اس سے نرخ کی ہیرا پھیری کی شاکی نہ تھی۔

مالا بی بی کے اس یکساں اصول اور برتاؤ کے رویئے نے اس کے گاہکوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا تھا۔ جب وہ گاہکوں کو ساگ بیچ کر بازار میں آجاتی تو بازار کی رونق دوبالا معلوم ہوتی۔ یوں تو بازار میں ہر قسم اور ہر پیشہ کے دوکاندار موجود تھے اور دوکانوں میں سینکڑوں، ہزاروں کا مال و متاع تھا مگر مالا بی بی کی اپنی کوئی دکان نہ تھی۔ اس کا اثاثہ وہی ساگ کی اِک ٹوکری تھی جسے وہ اپنے سر پر کپڑے کے ایک مروڑے ہوئے ختنوں کا سہارا دے کر گھر سے شہر اور پھر شہر سے گھر واپس لے جاتی تھی۔ مالا بی بی گویا تو اس بازار کی جان تھی۔ نہ مسگر کی دکان کی ایسی اہمیت نہ تھی جس قدر وقعت مالا بی بی کے ساگ کی ٹوکری کی تھی، جس کے ارد گرد خریداروں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ جوں ہی وہ بازار میں وارد ہوتی تو دکاندار اس کے ساتھ ٹھٹھہ مسخری کا آغاز کرتے اور وہ ہر مسخرہ کا جواب مسخرانہ انداز سے ہی دے دیتی۔

"مالا! آج تمہارا چہرہ نہ جانے کیوں سرخ لگ رہا ہے۔"

"کیوں نہ ہو صاحب؟ تمہاری طرح کیوں روکھی سوکھی جیوں؟ جس میں شباب ہو، وہ کیوں نہ گلاب ہو۔"

مالا جوانوں کے ساتھ بھی اسی قدر الفت رکھتی تھی جس قدر کہ بوڑھوں کے ساتھ۔ اس کے ساگ کی ٹوکری کے ارد گرد بیس سالہ نوجوان بھی موجود رہتے جو اسے بار بار کہہ دیتے: "ہائے! کاش تو کوئی ایکٹرس ہوتی تو دھرمالا اور نرگس کو بھی پیچھے لتاڑ دیتی۔" داڑھی والے بوڑھے بھی مالا بی بی کے ساتھ ہنستے کھیلتے تھے۔ وہ تو بوڑھوں کی بھی سنتی اور چھوٹوں کی بھی سہہ لیتی۔ ہر کسی کو وہ خوش دیکھنا چاہتی اور کوئی بھی اس کے پاس سے دل برداشتہ ہو کر نہ لوٹتا۔ مگر مالا بی بی کی یہ مقبولیت دیگر سبزی فروش عورتوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ جس قدر کہ وہ دکانداروں، خریداروں اور عام لوگوں کو پیاری اور عزیز تھی اسی قدر وہ اپنی ہم پیشہ کاروباری سبزی فروش عورتوں کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔ وہ تو دن کے چاروں پہر اسے بددعائیں دیتی تھیں، مگر ان کی بددعائیں مالا بی بی اور اس کے کاروبار پر بے اثر ثابت ہو جاتیں۔ اس کے خلاف جادو ٹونا بھی چلایا جاتا اور اس کے ساگ کی ٹوکری پر برے اثرات والے تعویذ بھی آزمائے گئے۔ اس کے پیروں تلے کی مٹی پر بھی جھاڑ پھونک منتر کرائے گئے اور جادو کیا گیا مگر پھر بھی کوئی جادو، سحر یا تعویز کارگر ثابت نہ ہوتا۔ خریداروں میں اس کی بدظنی پھیلائی گئی۔ جن عالی وقار گھروں میں وہ آیا جایا کرتی، انہیں اتنا تک کہا گیا کہ مالا بدکردار اور بدمعاش ہے۔ اس کی نظر خراب ہے۔ مگر اس سے بھی مالا بی بی کے ہاتھ سے کوئی خریدار نہ چھوٹ سکا۔ ہر چند کہ مالا بی بی نے ساگ کے بارہ گچھے (بنڈل) ایک ایک آنہ کے عوض بیچنے شروع کئے اور شرارت کی بنا پر دیگر سبزی فروش عورتوں نے چودہ بنڈل بیچ دینے شروع کئے اور بنڈل میں ساگ کے پتوں کی تعداد بھی بڑھائی گئی اور ایسی چیزیں مالا بی بی کے خلاف آزمائی گئیں مگر پھر بھی وہ آگے ہی بڑھتی گئی۔ جب بھی مالا کسی خریدار کے ساتھ گفتگو میں محو ہو جاتی تو باقی سبزی فروش عورتیں جل اٹھتی تھیں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر اپنے دلوں کی کدورت دور کرنے کی خاطر یوں کہہ اٹھتیں: "دیکھو کتنی بے غیرت اور بے حیا ہے یہ۔ اس نے تو ہمارا نام ہی بدنام کر ڈالا ہے؟ دیکھو کس طرح اپنے عاشق سے باتیں کر رہی ہے۔"

مالا بی بی نے بازار میں بیٹھنے کے لئے ایک دوراہے کا انتخاب کیا تھا۔ جہاں سے بازار کے دونوں اطراف پر نظر پڑتی تھی۔ آگے ایک کوچہ تھا جہاں سے نکلنے بھری عورتیں مالا بی بی کے پاس آتی تھیں۔ یہ جگہ باقی سبزی فروش عورتوں کی آنکھ میں کھٹکتی تھی اور اسی باعث کئی بار اس کے ساتھ لڑنے جھگڑنے پر اتر آتی تھیں کہ وہ وہاں نہ بیٹھے۔ ان کا مقصد تھا کہ وہ اس جگہ سے ہٹ جائے تو وہ نصف سے زیادہ خریداروں سے ہاتھ دھو بیٹھے گی مگر مالا بھی کچھ کم نہ تھی۔ نادان تو نہ تھی کہ اس جگہ کو چھوڑ دیتی۔ اگر کسی وقت وہ اپنی ہم پیشہ کاروباریوں سے لڑتے جھگڑتے کمزور پڑ جاتی تو سارے بازار والے اس کی پشت پناہی کرتے۔ ایک بار کمیٹی کا جمعدار بھی اس کے پاس آیا جس کو باقی سبزی فروش عورتوں نے چندہ جمع کر کے کچھ رقم دے رکھی تھی تاکہ وہ اسے وہاں سے اٹھائے۔ جب جمعدار نے مالا بی بی سے کہہ دیا کہ وہ وہاں گندگی پھیلاتی ہے، لہٰذا کسی دوسری جگہ پر ساگ بیچے تو وہ بھانپ گئی کہ اس کو کن لوگوں نے اکسایا ہے۔ چونکہ یہ خریداروں کو ساگ بیچنے کا مخصوص وقت تھا تو مالا نے جمعدار سے اس وقت معافی مانگی کہ وہ کل وہاں نہ بیٹھے گی، مگر اس نے معاملہ کل پر نہ چھوڑا اور جمعدار کو ایک طرف لے کر اس کے ہاتھ میں اٹھنی (آٹھ آنے) تھما کر کہہ دیا: "محض دوسروں کے کہنے پر چلتے ہو۔ لو سگریٹ پیو اور آئندہ تنگ مت کیا کرو۔" اسی بات اور اٹھنی کے اثر نے جمعدار کے غرور کو توڑ کر موم بنا دیا اور اس کے بعد اس نے کبھی بھی اس کو گندگی پھیلانے کی شکایت نہ کی۔

سبزی فروش عورتوں نے جتنے بھی ہتھیار مالا کے خلاف استعمال کئے، سب کے سب بیکار ثابت ہوئے مگر جس طرح درخت پر بار بار پتھر مارنے سے کوئی نہ کوئی ثمر پر لگ ہی جاتا ہے اسی طرح سبزی فروش عورتوں کی ایک بات اس پر کارگر ہو ہی گئی۔ ایک دن مالا بی بی کے خاوند (کریم بقال) سے یہ کہا گیا کہ مالا گھر سے نکل کر اپنے عاشقوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی ہے۔ پہلے تو یہ بات کریم بقال پر بے اثر ثابت ہوئی مگر جب کئی عورتوں نے بات دہرائی تو وہ شش و پنج میں پڑ گیا۔ سبزی فروش عورتوں نے اسے کہہ دیا کہ قادر قصائی کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں۔ قادر قصاب کا نام اس بنا پر دیا گیا کہ مالا اسی سے گھر کے لئے گوشت خرید کر لاتی تھی۔ اس کے علاوہ قادر قصاب بازار میں سب سے زیادہ جواں اور خوبصورت دکاندار تھا جو مالا کے بازار میں آنے جانے کے موقعہ پر ٹھٹھہ بازی کرتا تھا۔ سبزی فروش عورتوں کی باتوں کو پرکھنے کی خاطر کریم بقال نے اپنی بہن کو بھی ساگ بیچنے کی خاطر بھیج دیا۔ اس دن بھی قادر قصائی نے مالا بی بی کے ساتھ ہنسی مذاق کی مگر اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس کی نند کیا کرنے شہر آئی ہوئی ہے۔ اگر اس کو اس بات کا علم ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اس دن دوکانداروں سے اس طرح ہم کلام نہ ہوتی جس طرح وہ معمولاً ہوتی تھی۔

مالا کے لئے یہ دن بازار آنے کا آخری دن تھا۔ دوسرے دن جب اس کے برعکس اس کا شوہر بازار میں ساگ کی ٹوکری لے کر آیا تو دکاندار ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ آج تو مالا بی بی کے بدلے اس کی جگہ دوسری سبزی فروش عورت نے لے لی ہے۔ جو خریدار مالا بی بی کے انتظار میں تھے وہ بھی دنگ رہ گئے۔

"مالا بی بی کہاں ہے؟ آج وہ کیوں نہیں آئی؟ خیریت تو ہے؟"

بازار میں ہر طرف یہی باتیں ہو رہی تھیں اور بازار بہت ہی بے رونق اور افسردہ سا لگ رہا تھا۔ آج تو بازار بالکل مندہ اور خالی سا لگ رہا تھا۔ کریم بقال بھی اس بات کا اظہار نہ کرتا تھا کہ وہ کیوں خود آگیا۔ وہ چور نگاہوں سے دکانداروں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کو وہ اپنے دشمن جیسے لگ رہے تھے۔ جب قادر قصاب تختے پر چھری سے گوشت کی بوٹیاں کاٹتا تھا تو اس کو ایسا لگ رہا تھا کہ یہ چوٹیں اس کے سینے پر لگ رہی ہیں۔ جو بھی خریدار آجاتے وہ اس جگہ پر جہاں پر مالا بیٹھتی تھی نظریں ڈال کر دوسری سبزی فروش عورتوں کی طرف رُخ کرتے۔ آج تو ان سبزی فروش عورتوں نے مدتوں بعد گاہکوں کا چہرہ دیکھا تھا۔ وہ خوش تھیں۔ اپنی چالاکی پر اترا کر بھی وہ دوکانداروں کو تاکتیں اور کبھی کریم بقال کو دیکھتیں۔

کریم بقال کا یہ خیال کہ جو خریدار اس کی بیوی سے ساگ خریدتے تھے اس کی جانب رجوع کریں گے، بالکل غلط ثابت ہوا۔ پہلے دن تو جوں توں اس نے سالم ساگ کی ٹوکری بیچ ڈالی مگر دوسرے دن نصف سے زیادہ ساگ واپس گھر لے آیا۔ مالا بی بی کے گاہک ایک ایک کر کے بھاگ گئے۔ جو سبزی فروش عورتیں صبح سے شام تک بازار میں سوختہ جلا کرتی تھیں، اب ان کی جیت ہی جیت تھی۔ جو راشی مالا کے گھر آتی تھی اس سے تو اب دوسری سبزی فروش عورتوں کی جیب بھر جاتی تھی۔ اگر آج کوئی کریم بقال سے سبزی خریدتا تو دوسرے روز اس کی جانب دیکھتا تک نہ تھا۔ جو بھی شخص اس کے پاس آتا، وہ اسے مالا بی بی کے ساگ کی تعریفیں کرتا اور وہ حیران رہ جاتا۔ وہ بھی وہی ساگ بیچتا تھا جو مالا بی بی بیچتی تھی مگر وہ اتنا سمجھنے سے قاصر تھا کہ اس کے یہاں آنے سے ساگ کیونکر بے مزہ ہوا۔ وقت گزرتا گیا، کریم بقال کی خریداری میں کمی ہی کمی ہوتی گئی اور آخر ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ ساگ کی ٹوکری کو واپس گھر لے آیا جس طرح سے اس نے یہاں سے وہاں لائی تھی۔ کریم بقال کے لئے شہر آنا سود مند ثابت نہ ہوا۔ وہ محض اپنی بیوی کو غیرت مندی دکھانے کی غرض سے شہر آیا کرتا تھا۔ اسی اکڑپن نے اس کو بہت نقصان پہنچا دیا۔ اب تو کریم بقال جیتے جی اتنا ساگ نہ بیچ پاتا تھا جتنا کہ مالا بی بی ایک دن میں فروخت کرتی تھی۔ وہ نقصان پر نقصان اٹھانا برداشت کر رہا تھا مگر آخر کار کتنی دیر تک؟ ہر ایک چیز کی حد ہوتی ہے، آخر کار وہ کتنی مدت تک بے جا غیرت مندی دکھا کر اپنی ٹانگوں پر کلہاڑی مارتا۔ ایک دن تھکا ماندہ گھر پہنچا اور ساگ کی ٹوکری جوں کی توں رکھی۔ آہ بھر کر اپنی بیوی سے کہہ دیا:

"مالا! اس سبزی کے کاروبار پر اب میں تو مزدوری ہی کروں گا، مجھے اس سے کوئی فائدہ نہ ملا۔"

"کیوں نہ کچھ حاصل ہوا؟ جبکہ دوسروں کو حاصل ہوتا ہے، تجھے کیوں نہیں؟"

"ایسا کچھ تو معلوم نہیں۔ میرا ساگ تو لوگوں کو دھتورہ سا لگتا ہے۔"

یہ سن کر مالا بی بی نے ہنستے ہوئے اپنے شوہر سے کہا:

"بازاروں میں وہی لوگ آیا کرتے ہیں جو مرد ہوں۔ نامرد لوگ بازاروں میں پھرا نہیں کرتے۔" یہ سن کر کریم بقال اٹھ کر کھڑا ہوا۔ "کیا میں نامرد ہوں؟"

"پھر ہو کیا؟" جو شخص عورتوں کی باتوں پر کان دھرے وہ اور کیا ہے؟

"کیا وہ سب کچھ جھوٹ ہے جو میں نے سنا ہے؟"

"جھوٹ نہیں تو اور کیا؟ میں اپنا کاروبار چلانے کی خاطر لاکھوں لوگوں کے سامنے سے گزرتی ہوں مگر کسی کا گمان تک نہ کرتی ہوں۔ کاروبار کرنا کوئی مذاق نہیں۔ یہ بچوں کا کھیل تماشا نہیں۔ جو عورت کاروبار کرنے نکلتی ہے وہ انگاروں پر سے چلتی ہے۔"

بیوی کی یہ باتیں سن کر اچانک کریم بقال کی گردن جھک گئی اور اس کو اپنا وجود اپنی زوجہ کے آگے گنہگار دکھائی دینے لگا۔ وہ اپنی بیوی سے معافی مانگنا چاہتا تھا مگر اس کی زبان نہ جانے کیوں گلے میں اٹکی جا رہی تھی۔

"بتا اب کیا سوچ رہے ہو؟ میں تو اتنا جانتی ہوں کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ جو کچھ بھی اب تک ہوا، سو ہوا۔ مجھے اجازت دو کہ میں کل صبح پھر ساگ لے کر بازار جاؤں، دیکھتے ہیں کہ خدا کو کیا منظور ہے۔"

کریم بقال چپ رہا۔ چپ رہنے کا مطلب ہی اس بات کا اظہار تھا کہ اس نے اس کو جانے کی اجازت دے دی۔

دوسری صبح مالا بی بی پھر سے اسی طرح ساگ کی ٹوکری سر پر اٹھائے شہر کی طرف روانہ ہوئی اور پھر سے مالا بی بی کی آواز بازاروں، کوچوں اور سڑکوں پر سنائی دینے لگی اور عورتیں کھڑکیوں سے جھانکنے لگیں۔

"مالا بی بی! مبارک ہو۔ مالا بی بی مبارک ہو!"

عالی وقار بیبیاں اور آپائیں دروازوں کی آڑ سے مالا بی بی کی جانب جھانک رہی تھیں۔ وہ بھی اسے دیکھ کر باغ باغ ہو رہی تھیں۔

جوں ہی مالا بی بی بازار میں وارد ہوئی، ایک سرے سے دوسرے سرے تک شور و غل مچ گیا۔

"مالا بی بی آگئی! مالا بی بی آگئی! مالا بی بی مبارک!"

مالا کے آنے سے بازار میں پھر سے گویا جان آگئی اور جو کمی مالا بی بی کے جانے سے پیدا ہوئی تھی، وہ پوری ہوئی۔

"مالا بی بی! تو کہاں تھی؟"

"مالا بی بی! خیریت سے ہو؟"

سب لوگ تو یہ جانتے تھے کہ مالا بی بی کہاں تھی اور وہ کیوں ساگ لے کر بازار نہیں آتی تھی۔ مگر پھر بھی سارے لوگ اس سے یہ پوچھ لیتے کہ وہ کہاں تھی۔ مالا بی بی کے چہرے پر گویا حیا کا پردہ حائل تھا اور وہ اپنی زبان سے کہنے سے قاصر تھی کہ وہ کہاں تھی۔ برتنوں کے دہن تو ڈھکن سے ڈھانپے جا سکتے ہیں مگر لوگوں کے منہ بند نہیں کرائے جا سکتے ہیں۔ ایک طرف سلام سویاں والا اس پر طعنے کستا تو دوسری طرف حبیب وصلیا باتیں بناتا۔ وہ اپنی طرف سے ادھر ادھر کی ہانک کر اس بات کو ٹال دینا چاہتی تھی، مگر کتنی دیر تک؟ قادر قصاب ابھی تک کسی گاہک کو گوشت دینے میں مصروف تھا مگر اب وہ بھی مالا بی بی سے کہنے لگا:

"مالا! آج تم اور بھی جوان لگتی ہو۔"

یہ سن کر مالا بی بی بے تاب ہو گئی، وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سبزی فروش عورتوں کی طرف قادر قصاب کو اشارہ کرتی ہوئی بولی:

"ارے چپ رہ! ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ کنیزیں کوئی اور افسانہ گڑھ لیں۔"

یہ سن کر سارے بازار والے زور زور سے قہقہے لگانے لگے مگر سبزی فروش عورتیں پھر خود سے باتیں کرتی ہوئی بڑبڑا رہی تھیں:

"بے غیرت عورت! دیکھو شرم بھی محسوس نہیں کر رہی ہے۔"

شہنشاہ پیلس میں ''ادب کا سلسلہ'' موسم خزاں میں بھی جاری

لکھنو سے آئے سخن وروں اور وادی کشمیر کے شعراء کا مشترکہ گرم جوش مشاعرہ



سرینگر/زبیر قریشی// وادی کشمیر میں جب موسم خزاں کے آخری ایام میں موسم سرما نے دستک دی ہے لکھنؤ کی ادبی تنظیم ''سلسلہ ادب'' کے زیر اہتمام اتوار کو سرینگر کے ایک مقامی ہوٹل میں اردو مشاعرے کا انعقاد کیا گیا، جس میں کشمیر اور بیرون وادی سے تعلق رکھنے والے شعرا اور ادبی شخصیات نے شرکت کی۔ مشاعرے کا اہتمام تنظیم کی پیٹرن ساجدہ صبا نے کیا، جبکہ معروف شاعرہ نسیم اختر نے کوآرڈینیٹر کی ذمہ داریاں انجام دیں۔ تقریب کی نظامت شاعر جاوید رسول نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر نذیر آزاد، وحشی سعید، ستیش بل، ڈاکٹر عبدالحفیظ شاہ مسعودی اور شبنم عشائی مہمانانِ خصوصی و اعزازی کے طور پر موجود تھے۔ مشاعرے میں اختر معراج، عنایت کمل، احمد ریحس، فاروق فدا، مبارک لون، حامد عبدالروف قریشی، نسیم اختر، ساغر سرفراز، پروفیسر شفیقہ پروین اور ساجدہ صبا نے اپنا کلام پیش کیا۔ شعرا نے اردو اور کشمیری زبانوں میں شاعری پیش کر کے سامعین سے داد حاصل کی۔ اس موقع پر ساجدہ صبا نے کہا کہ کشمیر میں ادبی سرگرمیوں کے فروغ اور نوجوان شعرا کو مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''سلسلہ ادب'' کا مقصد مقامی شعرا کو ادبی پلیٹ فارم فراہم کرنا اور کشمیر کے ادیبوں اور بیرونِ وادی کی ادبی شخصیات کے درمیان روابط کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے مستقبل میں کشمیر میں مزید ادبی پروگرام منعقد کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تقریب کے اختتام پر ساجدہ صبا نے تمام مہمانوں، شعرا اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

میر سیف اللہ نے جموں یونیورسٹی میں 70 ویں قومی اسکول کھیلوں کی انڈر 17 گرلز کرکٹ چیمپئن شپ کا افتتاح کیا



جموں، 15 نومبر//// وزیر برائے امور نوجوانان وکھیل، منصوبہ بندی، ترقی و نگرانی اور اے آر آئی فریٹگو میر سیف اللہ نے آج جموں یونیورسٹی کے فلڈ لائٹ میدان میں 70 ویں قومی اسکول کھیلوں کی انڈر 17 گرلز کرکٹ چیمپئن شپ کا افتتاح کیا۔ اس موقعے پر ایک شاندار اور رنگارنگ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں کھلاڑیوں، کھیلوں کے عہدیداروں اور شائقین نے شرکت کی۔ 15 سے 20 نومبر تک جاری رہنے والی اس چھ روزہ قومی سطح کی چیمپئن شپ میں مختلف ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور تسلیم شدہ اسکولی کھیلوں کی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والی 29 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد محکمہ امور نوجوانان وکھیل جموں وکشمیر کی جانب سے اسکول گیمز فیڈریشن آف انڈیا (ایس جی ایف آئی) کے زیر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مقابلے سات مختلف مقامات پر منعقد کیے جا رہے ہیں، جن میں جموں یونیورسٹی اور توہ کے فلڈ لائٹ میدان بھی شامل ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر میر سیف اللہ نے منتظمین کو ایک شاندار کھیلوں کی تقریب منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مقابلے نوجوان کھلاڑیوں میں جسمانی صحت و تحدرستی، ٹیم ورک، نظم و ضبط اور کھیلوں کے مثبت جذبے کو۔۔۔/101

۶۵۶ واں عرس ختلان کی تقریب منگلوار کو منائی جارہی ہے

سرینگر/حسن کشمیر ربانی اسلام حضرت میر سید علی ہمدانی کے عرس ختلان کی ۶۵۶ ویں تقریب بروز منگلوار یعنی ۶/ ماہ جمادی الثانی مطابق 17 نومبر پورے وسط ایشیاء، برصغیر اور ریاست کے تینوں خطوں میں نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا جارہی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی تقریب تاریخی خانقاہ معلی سرینگر میں منعقد ہوگی۔ جہاں وادی کے اطراف واکناف سے بڑی تعداد میں عقیدت مند شرکت کررہے ہیں۔ میرواعظ کشمیر مولانا ریاض احمد ہمدانی (سرپرست اعلیٰ خانقاہ معلی) نماز ظہر سے قبل عرس ختلان کی فضیلت بیان کریں گے۔ نماز کے بعد ختمات المعلمات، درود اذکار اور اورادخوانی کی مجلس آراستہ ہوگی۔ ریاست کے تمام خانقاہوں میں بھی ایسے ہی تقاریب منعقد ہوگی۔ یادرہے عرس ختلان کی تقریب اس سلسلے میں منائی جاتی ہے، جب بانی اسلام حضرت میر سید علی ہمدانی کی جسد خاکی (تابوت شریف) کشمیر سے کولاب۔۔۔/102

بی جے پی نے بھگوان برسا منڈا کی

151 ویں یوم پیدائش پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا



جموں، 15 نومبر// جموں وکشمیر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے بھگوان برسا منڈا کی 151 ویں یوم پیدائش کے موقع پر پارٹی ہیڈ کوارٹر ٹرکوٹ نگر جموں میں تقریب کا انعقاد کیا اور اس دن کو جن جاتیہ گورو دیوس کے طور پر منایا۔ بی جے پی کی جانب سے جن جاتیہ گورو دیوس کی مناسبت سے ہفتہ بھر مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس موقع پر جموں وکشمیر بی جے پی کے صدر اور راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ ست شرما نے پروگرام کی قیادت کی۔ انہوں نے ایم ایل اے پروفیسر کھارو رام اور پارٹی کے دیگر سینئر رہنماؤں کے ہمراہ بھگوان برسا منڈا کی تصویر پر پھول نچھاور کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں بی جے پی کے نائب صدور ریکھا مہاجن اور رشپال ورما، جنرل سیکریٹری بلدیو سنگھ بلواریا، سیکریٹریز اروِن شرما اور پون شرما، او بی سی مورچہ کے صدر برہم جوت ستی، مہیلا مورچہ کی صدر ایڈووکیٹ نیہا مہاجن، کسان مورچہ کے صدر راکیش پنت،۔۔۔/104

ڈپٹی کمشنر بانڈی پورہ نے پیتھ کوٹ میں زیرِ تعمیر رورل مارٹ کا معائنہ کیا

پارکنگ اور دیگر بنیادی سہولیات کی تعمیر پر زور



بانڈی پورہ، 15 نومبر//// ڈپٹی کمشنر بانڈی پورہ اندو کنول چب نے آج بانڈی پورہ۔گ urez سڑک پر واقع پیتھ کوٹ میں زیرِ تعمیر رورل مارٹ کا معائنہ کر کے منصوبے پر جاری کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ تعمیراتی ایجنسی کو ہدایت دی کہ پارکنگ ایریا کی تعمیر سمیت باقی ماندہ کام آئندہ چند روز میں مکمل کیا جائے اور اس دوران مقررہ معیار کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے متعلقہ محکمہ کو لنک روڈ کی تعمیر، حفاظتی دیوار، تزئین و آرائش اور دیگر بنیادی ڈھانچے سے متعلق باقی ماندہ کاموں کے لیے تفصیلی منصوبہ جاتی رپورٹ (ڈی پی آر) تیار کرنے کی بھی ہدایت دی، تاکہ اس سہولت گاہ کو جامع طور پر ترقی دی جا سکے۔ واضح رہے کہ 41.66 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جا رہے اس منصوبے کا مقصد بہتر بنیادی ڈھانچہ اور مارکیٹنگ کی سہولیات فراہم کرنا ہے۔

خصوصی پوزیشن کی بحالی نیشنل کانفرنس کے سیاسی عزم اور جدوجہد کا بنیادی حصہ

ریاستی درجہ آئینی اور جمہوری حقوق کی بحالی اعتماد سازی کی بنیاد بن سکتی ہے/چودھری محمد رمضان



سرینگر//نئی دہلی کو ایک نہ ایک دن 5 اگست 2019 کے غیر آئینی اور غیر جمہوری فیصلوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے جموں وکشمیر کی خصوصی آئینی پوزیشن بحال کرنا ہی ہوگی۔ جتنی جلدی مرکزی حکومت اپنی غلطیوں کا تدارک کرے گی، اتنا ہی ملک کے جمہوری نظام، آئین اور وفاقی ڈھانچے کے استحکام کیلئے سودمند ثابت ہوگا۔ ان باتوں کا اظہار نیشنل کانفرنس کے معاون جنرل سکریٹری اور رکن راجیہ سبھا چودھری محمد رمضان نے پارٹی ہیڈ کوارٹر نواے صبح کمپلیکس میں منعقدہ ایک اہم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں صوبائی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر، ترجمان عمران نبی ڈار، صوبائی سکریٹری سید توقیر احمد، خواتین ونگ کی صوبائی صدر انجینئر صبیہ قادری، اقلیتی سیل کے کنوینر جگدیش سنگھ آزاد، صوبائی یوتھ صدر مشتاق میر اور دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔ چودھری محمد رمضان نے کہا کہ 5 اگست 2019 کو جموں وکشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کو یکطرفہ طور پر ختم کر کے نہ صرف اس تاریخی ریاست کے عوام کے ساتھ ناانصافی کی گئی بلکہ ملک کے وفاقی جمہوری نظام اور آئینی اقدار کو بھی ایک گہرا دھچکا پہنچایا گیا۔ دفعہ 370 اور 35 اے محض آئینی دفعات نہیں تھیں بلکہ جموں وکشمیر کے عوام کی شناخت، انفرادی تشخص، اراضی، ملازمتوں اور آئینی حقوق کے تحفظ کی ضمانت بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ۔۔۔/103

وزیر تعلیم شمیمہ فردوس نے تعلیمی شعبے کی اہم کامیابیوں کا اِفتتاح کیا

جموں وکشمیر میں 610 تعمیراتی منصوبے اور 376 ایسٹروفزکس لیبارٹریاں قوم کے نام وقف کیں



جموں/15 نومبر// ڈائریکٹوریٹ آف سکول ایجوکیشن جموں نے 'یوم اطفال' بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا۔ اس موقعہ پر محکمہ سکولی تعلیم نے جموں وکشمیر بھر میں معیاری، جامع اور بچوں پر مرکوز تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے اُپنے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں وزیر برائے تعلیم شمیم فردوس نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی جبکہ کمشنر سیکرٹری تعلیم رام نواس شرما مہمانِ ذی وقار کے طور پر موجود تھے۔ تقریب میں پروجیکٹ ڈائریکٹر ساگر ماہ شکھا بھوائی رکوال، ڈائریکٹر سکولی تعلیم جموں ڈاکٹر نسیم جاوید، سیکرٹری جموں وکشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن (جے کے بوس) غلام حسن قیع کے علاوہ دیگر سینئر افسران، اساتذہ اور طالب علموں نے شرکت کی۔ وزیر موصوفہ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہر بچے کے چار بنیادی حقوق 'حق بقا، حق نشوونما، حق تحفظ اور حق شرکت' کو اُجاگر کیا۔ اُنہوں نے اس بار پر زور دیا کہ ہر بچے کو مساوی مواقع، معیاری تعلیم اور ایک محفوظ و معاون ماحول تک رسائی حاصل ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مکمل طور پر بروئے کار لا سکے۔ اُنہوں نے والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کی اجتماعی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے بچوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی ہمہ جہت نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے مشترکہ کوششوں کی اپیل کی۔ اُنہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ تدریس کے جدید طریقے اپنائیں، نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دیگر۔۔۔/107

ڈپٹی کمشنر گاندربل نے اکاؤنٹس اسسٹنٹ امتحانی مراکز کا معائنہ کیا

امتحان کے منصفانہ اور شفاف انعقاد کا جائزہ لیا



گاندربل، 15 نومبر//// ڈپٹی کمشنر گاندربل شریا سنگھل نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر گاندربل ڈاکٹر سید فہیم اے تقی کے ہمراہ، جو ضلع میں جے کے ایس ایس بی امتحانات کے چیف انسپکٹر بھی ہیں، آج ضلع کے مختلف امتحانی مراکز کا دورہ کر کے اکاؤنٹس اسسٹنٹ (محکمہ خزانہ) کے امتحان کے منصفانہ، شفاف اور پُرامن انعقاد کا جائزہ لیا۔ یہ امتحان جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس بی) کی جانب سے منعقد کیا گیا۔ دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے امتحانی عملے کے لیے فراہم کی گئی سہولیات کا موقعے پر معائنہ کیا۔ انہوں نے امتحانی مراکز کے سپرنٹنڈنٹس اور تعینات اہلکاران سے بات چیت کر کے حفاظتی انتظامات، نشستوں کے انتظام اور امتحانی ضوابط پر عمل درآمد کا جائزہ لیا۔ ڈپٹی کمشنر نے اس بات پر زور دیا کہ ضلع کے تمام امتحانی مراکز۔۔۔/106

سوپور میں پولیس کی جانب سے تھانہ دیوس کا انعقاد

سوپور، 15 نومبر// سوپور پولیس کی جانب سے پولیس اسٹیشن بومئی میں تھانہ دیوس کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ایس ایس پی سوپور محترمہ نیہا جین (آئی پی ایس) نے کی، جبکہ ڈی ایس پی پی ایچ کیو وڈورہ، ایس ایچ او پولیس اسٹیشن بومئی اور سوپور پولیس کے دیگر افسران بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پولیس اسٹیشن بومئی کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام دیہات کے نمائندوں نے پروگرام میں شرکت کی اور ایس ایس پی سوپور کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اس دوران شرکاء نے پولیس اور سول انتظامیہ سے متعلق مختلف عوامی مسائل اجاگر کیے۔ ایس ایس پی نے تمام مسائل کو غور سے سنا اور ان کے بروقت ازالے کی یقین دہانی کرائی۔ شرکاء نے نوجوانوں میں منشیات کی بڑھتی ہوئی لت پر بھی شدید۔۔۔/105

ایس ڈی سی شوپیاں نے جن جاتیہ گورو دیوس تقریبات کی صدارت کی

قبائلی برادری نے ترقیاتی ضروریات اور عوامی مسائل اجاگر کئے



شوپیاں، 15 نومبر//// ضلع شوپیاں میں یکم سے 15 نومبر تک جاری رہنے والی پندرہ روزہ جن جاتیہ گورو دیوس 2026 کی تقریبات آج مختلف عوامی رابطہ پروگراموں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔ یہ تقریبات ضلع انتظامیہ شوپیاں نے محکمہ سماجی بہبود (مشن پوشن/ آئی سی ڈی ایس) کے اشتراک سے منعقد کیں۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ ہائی اسکول شاداب کریوہ میں اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں قبائلی برادری اور مختلف متعلقہ محکموں کے افسران نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اسی نوعیت کا ایک پروگرام زیم پتھری، کیلر میں بھی منعقد کیا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر (اے ڈی ڈی سی) شوپیاں ڈاکٹر ناصر احمد لون نے شاداب کریوہ میں اختتامی تقریب کی صدارت کی۔ اس دوران انہوں نے قبائلی برادری کے افراد سے براہِ راست بات چیت کی اور زمینی سطح پر ان تک سرکاری سہولیات پہنچانے کے اقدامات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ بات چیت کے دوران قبائلی نمائندوں اور مقامی باشندوں نے کئی اہم ترقیاتی ضروریات اور مسائل کو اجاگر کیا، جن پر فوری انتظامی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان مطالبات میں سنی مرگ، کھوہالن اور شاداب۔۔۔/110

ایڈووکیٹ ہانجورہ کی سادہ اور کم خرچ شادیوں کی اپیل

فضول خرچی سے اجتناب کرنے پر دیا زور

سری نگر، 15 نومبر// اسلامک ریلیف اینڈ ریسرچ ٹرسٹ (IRRT) اور کشمیر کنسرن فاؤنڈیشن کے چیئرمین ایڈووکیٹ عبدالرشید ہانجورہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ شادی بیاہ کی تقریبات میں فضول خرچی اور اصراف سے گریز کرتے ہوئے سادہ، باوقار اور کم خرچ شادیوں کو فروغ دیں۔ اپنے ایک بیان میں ایڈووکیٹ ہانجورہ نے علمائے کرام اور ائمہ مساجد پر زور دیا کہ وہ شادیوں میں بڑھتے ہوئے غیر ضروری اخراجات کے سماجی اور معاشی نقصانات کے حوالے سے لوگوں میں بیداری پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ پرتکلف دعوتوں، مہمانوں کی غیر ضروری طویل فہرستوں اور کھانے پینے و دیگر انتظامات پر بے تحاشہ اخراجات کے باعث متوسط اور غریب طبقے کے خاندان شدید مالی دباؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔ کشمیر وادیٔ اسیوی ایشن کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے رات 10 بجے تک واز وان کی دعوتیں ختم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور شادی بیاہ کی تقریبات کے لیے ایک متعین ضابطہ کار وضع کرنے کی وکالت کی، جس میں کھانوں کے محدود پکوان، بروقت کھانا پیش کرنے اور دیگر انتظامات کو منظم کرنے پر زور دیا گیا ہو۔ 13 نومبر کو IRRT اور کشمیر کنسرن فاؤنڈیشن کے مشترکہ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے ہانجورہ نے کہا کہ شادی بیاہ کی تقریبات شریعت اسلامی کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق منعقد ہونی چاہئیں۔۔/109

پلوامہ میں سڑکوں کی حفاظت سے متعلق تربیتی ورکشاپ

200 سے زائد اسکول بس ڈرائیوروں اور 150 ٹرانسپورٹ افسران کی شرکت

پلوامہ، 15 نومبر//// موٹر وہیکل محکمہ پلوامہ نے طلبہ کی محفوظ آمدورفت کو یقینی بنانے کے مقصد سے ضلع بھر کے اسکول بس ڈرائیوروں اور ٹرانسپورٹ اہلکاروں کے لیے ایک روزہ بیداری و تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس ورکشاپ میں 200 سے زائد اسکول بس ڈرائیوروں کے علاوہ 150 فنی تعلیمی اداروں کی نمائندگی کرنے والے موٹر ٹرانسپورٹ افسران (ایم ٹی اوز) نے شرکت کی۔ ایک روزہ اس پروگرام کو چار خصوصی نشستوں میں تقسیم کیا گیا تھا، جن میں طلبہ کی آمدورفت سے متعلق اہم حفاظتی امور پر روشنی ڈالی گئی۔ پہلی نشست میں ڈرائیوروں کے رویے اور سڑکوں کی حفاظت پر توجہ مرکوز کی گئی، جس کے دوران محتاط ڈرائیونگ، پیدل چلنے والوں کے حقوق کا احترام، صبر و تحمل اور کم عمر طلبہ کو لے جاتے وقت پیشہ ورانہ طرزِ عمل کی اہمیت اجاگر کی گئی۔ اس کے بعد موسم سرما میں سڑکوں کی صورتحال سے نمٹنے اور محفوظ ڈرائیونگ سے متعلق عملی تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس میں ضروری احتیاطی تدابیر، گاڑیوں کی دیکھ بھال، بریک لگانے کے طریقوں اور گھنی دھند، پالے اور پھسلن والی سڑکوں پر محفوظ سفر کے طریقوں سے شرکاء کو آگاہ کیا گیا۔ اگلی نشستوں میں قانونی حفاظتی ضوابط اور ان پر عمل درآمد پر خصوصی زور دیا گیا۔ حکام نے سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے اسکول ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے لیے۔۔۔/108

ضلع انتظامیہ بارہمولہ نے اوڑی میں جوش وخروش کے ساتھ جن جاتیہ گورو دیوس منایا

قبائلی برادری کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے ہر ممکن اقدامات کی یقین دہانی



بارہمولہ، 15 نومبر//// ضلع انتظامیہ بارہمولہ نے آج عظیم قبائلی رہنما اور مجاہدِ آزادی دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کی 151 ویں یوم پیدائش کے موقع پر گورنمنٹ ڈگری کالج اوڑی میں ایک بڑی تقریب کا انعقاد کر کے جوش وخروش کے ساتھ جن جاتیہ گورو دیوس منایا۔ تقریب کی صدارت ڈپٹی کمشنر بارہمولہ ایس ایف حمید نے کی، جس میں چیف پلاننگ آفیسر، سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) اوڑی، ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر، مختلف محکموں کے دیگر سینئر افسران اور بڑی تعداد میں مقامی باشندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکاء نے وزیر اعظم نریندر مودی کا خطاب بھی سنا، جو انہوں نے مہاراشٹر سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے پیش کیا۔ تقریب کے دوران ایس ایف حمید نے بھگوان برسا منڈا کی تصویر پر پھول نچھاور کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے جدوجہدِ آزادی میں ان کی نمایاں خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے انہیں قبائلی برادری کی بااختیاری کی علامت قرار دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ملک کی سلامتی کے تحفظ میں اوڑی کی قبائلی برادری کے اہم کردار کو بھی اجاگر کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ اس برادری کی فلاح و بہبود، ترقی اور مجموعی بہتری کے لیے تمام ممکنہ اقدامات اٹھانے کے لیے پُرعزم ہے۔ اس موقع پر مقامی قبائلی۔۔۔/111

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کپواڑہ نے اکاؤنٹس اسسٹنٹ امتحانی مراکز کا معائنہ کیا

امتحانی مراکز میں بنیادی سہولیات اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ



کپواڑہ، 15 نومبر//// ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کپواڑہ گزار احمد خان، جو جے کے ایس ایس بی امتحانات کے چیف انسپکٹر بھی ہیں، نے آج ضلع کپواڑہ میں اکاؤنٹس اسسٹنٹ کی آسامی کے لیے منعقدہ امتحان کے خوش اسلوبی سے انعقاد کو یقینی بنانے کے سلسلے میں مختلف امتحانی مراکز کا معائنہ کیا۔ دورے کے دوران ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے امتحانی مراکز میں کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا، جن میں امیدواروں کے لیے نشستوں کا انتظام، پینے کے پانی کی دستیابی، بیت الخلاء کی سہولیات، روشنی، حرارت کے انتظامات اور نگرانی کے لیے عملے کی تعیناتی شامل تھی۔ انہوں نے امتحانی مراکز کے سپرنٹنڈنٹس، نگران عملے اور امتحانی ڈیوٹی پر تعینات دیگر اہلکاروں سے بات چیت کی اور انہیں ہدایت دی کہ امتحان کے منصفانہ، شفاف اور خوش اسلوبی سے انعقاد کے لیے جے کے ایس ایس بی کی جانب سے جاری کردہ رہنما خطوط پر سختی سے۔۔۔/112

ضلع بڈگام میں جن جاتیہ گورو دیوس عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا

بڈگام، 15 نومبر//// ضلع ہیڈ کوارٹر بڈگام میں آج بھگوان برسا منڈا کے یوم پیدائش کی مناسبت سے جن جاتیہ گورو دیوس منایا گیا۔ بھگوان برسا منڈا ایک عظیم قبائلی مجاہدِ آزادی اور قبائلی حقوق ووقار کے لیے جدوجہد، حوصلے اور قربانی کی علامت تھے۔ اس موقعے پر مختلف محکموں کے افسران، قبائلی برادریوں کے نمائندوں، طلبہ اور دیگر شرکاء نے وزیر اعظم نریندر مودی کے خطاب پر مشتمل پروگرام کی براہِ راست نشریات میں شرکت کی۔ تقریب میں قبائلی برادریوں کے مالا مال ثقافتی ورثے، شاندار تاریخ اور ملک کی تعمیر وترقی میں ان کی اہم خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ اس موقعے پر بھگوان برسا منڈا کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا، جن کی قیادت اور تحریکِ آزادی میں خدمات آج بھی نسلوں۔۔۔/113

صحافت کی ایک معتبر آواز،صوفی غلام محمد کی 17ویں برسی پرخراج عقیدت

کشمیر میں صحافت کے فروغ کے لیےخدمات ناقابل فراموش/محمد اسلم بٹ

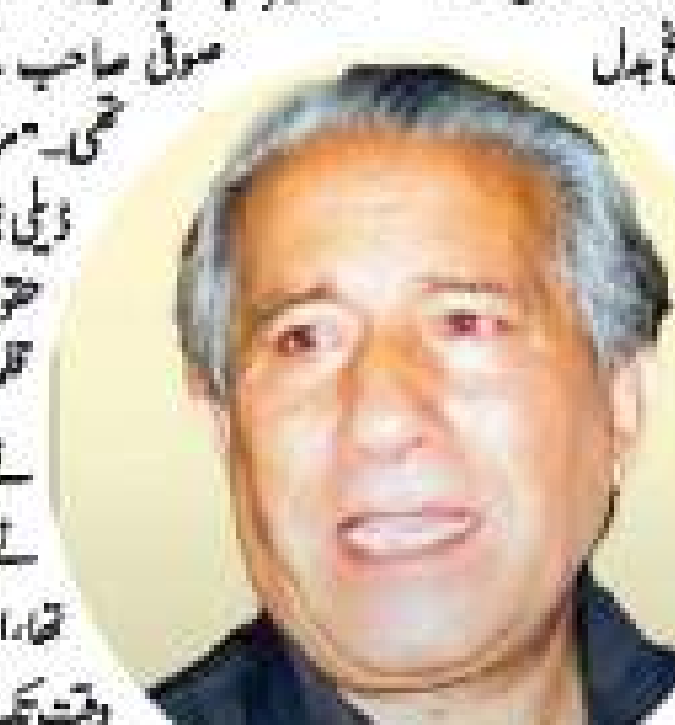


سرینگر/کشمیر کے نامور صحافی، معروف ادیب اور روزنامہ سرینگر ٹائمز کے بانی و مدیر اعلی صوفی غلام محمد کی 17ویں برسی 16 نومبر کو منائی جائے گی۔ اس موقعے پر صحافتی، ادبی اور سماجی حلقوں کی جانب سے انہیں خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق صوفی غلام محمد نے تقریباً پانچ دہائیوں تک صحافت کے میدان میں اپنی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے1969 میں روزنامہ سرینگر ٹائمز کی بنیاد رکھی اور اپنی بے باک تحریروں، اداریوں اور غیر جانب دار صحافتی انداز کے ذریعے کشمیر کی صحافت میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ وہ نہ صرف ایک تجربہ کار صحافی تھے بلکہ اردو ادب سے بھی گہری وابستگی رکھتے تھے۔ ان کی تحریروں میں سماجی مسائل، عوامی مشکلات اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں جگہ حاصل رہی۔ 16 نومبر 2009 کو ان کا انتقال ہوا۔ ان کی صحافتی اور ادبی خدمات آج بھی کشمیری صحافت کی تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ جموں وکشمیر کی معروف خبررساں ایجنسی کے این ایس کے مدیر اعلی محمد اسلم بٹ نے مرحوم صوفی غلام محمد کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر نیوز سروس کے ساتھ انہیں گہری وابستگی تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ صوفی صاحب نے کشمیر نیوز سروس کی رہنمائی اور اس کے معیار اور غیر جانب داری کی ہمیشہ سراہنا کی ہے۔ محمد اسلم بٹ نے بتایا وہ ہمیشہ رات دیر گئے تک ہمارے بلیٹن کا انتظار کرتے تھے کسی اہم خبر کے بارے میں دیر تک اپڈیٹ مانگتے تھے۔ یہی وجہ ہے انہوں نے کئی بار اپنے تحریروں میں بھی کے این ایس کی ذکر کی ہے۔ خبررساں ایجنسی کے مدیر اعلی نے مزید کہا ہے کہ اگر چہ ان کے وفات سے ایک خلا پیدا ہوا ہے تاہم سرینگر ٹائمز کے موجودہ عملہ ادارت جس طرح اس ادارے کو چلا رہے ہیں وہ قابل تعریف انہوں نے 17ویں برسی کے موقعے پر مرحوم کے حق میں دعا مغفرت کی۔ ادھر صحافتی برادری نے بھی ان کے حق میں دعا مغفرت کی۔ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم صوفی غلام محمد، کشمیر کی اردو صحافت کا ایک عہد، ایک مدرسہ

جاوید ماٹجی





کشمیر کی صحافت کی تاریخ میں کچھ نام ایسے ہیں جو اخبار نہیں، ادارے ہوتے ہیں۔ صوفی غلام محمد بلاشک ان میں ایک نمایاں نام ہے۔ مرحوم صوفی صاحب صرف روزنامہ سرینگر ٹائمز کے بانی و ایڈیٹر نہیں تھے۔ وہ کشمیر میں اردو صحافت کے بانیوں میں سے تھے۔ آپ کشمیری اور اردو افسانے کے معماروں میں سے تھے، اور اس دور کے صحافی تھے جب سرینگر میں اخبار نکالنا، سچ لکھنا اور سچ پر قائم رہنا جان جوکھم کا کام تھا۔

16 نومبر 2009، کو جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو کشمیر نے صرف ایک ایڈیٹر نہیں کھویا، ایک پورا عہد ختم ہو گیا۔

صوفی غلام محمد 1927ء میں سرینگر کے محلہ درگجن میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کشمیر میں تعلیم بھی محدود تھی، اخبار بھی محدود تھے، اور کشمیری زبان میں لکھنا تو تقریباً جرم کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ صوفی صاحب نے اسی ماحول میں لکھنا شروع کیا۔

پہلے انہوں نے اردو میں لکھنا شروع کیا۔ ان کا پہلا اردو افسانہ جوانی کا جنازہ 1948ء میں دہلی کے رسالہ انقلاب میں شائع ہوا۔ 1950ء تک وہ اردو میں لکھتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک فیصلہ کیا جس نے کشمیری ادب کی تاریخ بدل دی۔ انہوں نے کشمیری میں لکھنا شروع کیا۔ البتہ اردو زبان سے ان کی محبت واخوت کم نہ ہوئی۔ بلکہ آپ زندگی کے آخری پڑاو تک اردو زبان و ادب کی ترقی اور فروغ کے متمنی رہے اور پوری قوت کے ساتھ اس کے لئے اپنا فرض نبھاتے رہے۔ صوفی مرحوم صرف اردو اخبار نہیں نکالتے تھے بلکہ اردو زبان کے ایک شیدائی تھے۔ اور اپنے اخبار کو اس زبان کی ترقی اور ترویج کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور استعمال کرتے تھے۔ سوالات کے لئے دیے گئے کئی جوابات میں سے صحیح انتخاب کی سیریز جو صوفی صاحب کئی سال تک چلاتے رہے اردو زبان سے دلچسپی رکھنے والے ہزاروں لوگوں کے لئے اس زبان سے وابستگی بڑھانے اور زبان کے صحیح استعمال کی رہبری کے لئے کافی مددگار ثابت ہوئی۔ صوفی مرحوم اخبار کی کسی جز پر اتنی توجہ نہ دیتے تھے جتنی محنت اور سنجیدگی سے وہ اردو املا کی تصحیح کے اس حصے کو دیکھتے تھے۔ ایک بار ملاقات کے دوران انہوں نے بتایا کہ وہ دہلی کے ایک اسپتال میں داخل تھے جہاں سے وہ اس ہفتہ وار اردو سوال و جواب کالم کو دیکھتے تھے۔

صوفی غلام محمد کا پہلا کشمیری افسانہ 1950ء میں پمپوش نامی رسالے میں شائع ہوا۔ اس کے بعد 1964ء تک انہوں نے تقریباً پچاس کشمیری افسانے لکھے۔

ان کے دو افسانوی مجموعے "شیشہ تہ سنگستان" اور "لوست تارکھ" شائع بھی ہوئے لوست تارکھ پر انہیں ریاستی کلچرل اکیڈمی ایوارڈ ملا۔ بعض روایات میں دونوں مجموعوں کو ایوارڈ یافتہ بتایا جاتا ہے۔

ان کے مشہور افسانوں میں "مال دید" وغیرہ خاص طور پر یاد کیے جاتے ہیں۔ جو اس کشمیری کاریگر کی کہانی ہے جو دنیا کے لیے فن تخلیق کرتا ہے، مگر خود محرومی اور گمنامی کی زندگی گزارتا ہے۔ صوفی صاحب کے افسانوں کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ ان کا مرکزی کردار کوئی ایک فرد نہیں ہوتا تھا۔ ان کا مرکزی کردار مڈل کلاس کا ماحول، محلہ، گھر، بازار اور وہ معاشرہ ہوتا تھا جس میں انسان سانس لیتا ہے۔ وہ فرد کی کہانی نہیں، معاشرے کی کہانی لکھتے تھے۔ انہیں کلچرل فرنٹ تنظیم میں کشمیری زبان میں دلچسپی پیدا کرنے کا سہرا بھی دیا جاتا ہے۔

صوفی صاحب کا ادب صرف کہانی نہیں تھا، وہ کشمیری معاشرے کا آئینہ تھا۔ ان کے افسانوں میں درگجن کی گلیاں، ڈل گیٹ کے مکان، دستکاروں کے ہاتھ، عورتوں کی خاموش قربانیاں، اور مڈل کلاس کی روزمرہ جدوجہد زندہ نظر آتی ہے۔ انہوں نے کشمیری افسانے کو درباروں اور قصوں سے نکال کر عام آدمی کے گھر میں لاکر کھڑا کر دیا۔ ان کا ماننا تھا کہ ادب کا کام صرف دل بہلانا نہیں، بلکہ معاشرے کو جگانا ہے۔ اسی لیے ان کے افسانے آج بھی پڑھے جاتے ہیں، کیونکہ ان میں کشمیر کی سچائی ہے، کشمیر کا درد ہے، کشمیر کی محبت ہے۔

صحافت میں صوفی صاحب کا سفر 1960ء میں شروع ہوا، جب انہوں نے روزنامہ خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ خدمت اس وقت کانگریس کے ترجمان اخبار کے طور جانا جاتا تھا۔ وہاں انہوں نے تقریباً گیارہ برس تک اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کیا۔ یہ وہ مدرسہ تھا جہاں انہوں نے خبر کی نزاکت، اداریے کی طاقت اور اخبار کی ذمہ داری سیکھی۔ 1969ء میں انہوں نے اپنا اخبار نکالنے کا فیصلہ کیا اور روزنامہ سرینگر ٹائمز وجود میں آیا۔ جو جلد ہی کشمیر کے گھروں کا حصہ بن گیا۔ اسی کی دہائی میں

جب کشمیر میں بڑے اخباروں میں آفتاب، سرینگر ٹائمز اور خدمت کا نام آتا تھا، تو سرینگر ٹائمز سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار تھا۔ صوفی صاحب خود کہا کرتے تھے کہ "سرینگر سے بیس اخبار نکلتے ہیں، لیکن سرینگر ٹائمز اور آفتاب ہی دو پرانے اخبار ہیں۔ ہمارے اخبار کے ہاکر کم ہیں، ہوم ڈیلیوری زیادہ ہے۔ جب تک سرینگر ٹائمز لوگوں تک نہیں پہنچتا، وہ صبح کی چائے نہیں پیتے اور یہ صرف اخبار کی مقبولیت نہیں تھی، یہ لوگوں کے اعتماد کی داستان تھی"۔

سرینگر ٹائمز بہت کم وقت میں کشمیریوں کی صبح کا ساتھی بنا اور لوگ اس کے کارٹون اور اداریے کا انتظار کرتے تھے۔ دکاندار، استاد، طالب علم، وکیل، مزدور، سب اسے پڑھتے تھے۔ اس اخبار نے کشمیری اردو صحافت کو ایک نئی پہچان دی۔ اس نے ثابت کیا کہ کشمیر کا اپنا اخبار بھی بڑے اخباروں سے زیادہ قریب اور زیادہ باوقار ہو سکتا ہے۔

صوفی صاحب کے دفتر میں خبر کی تصدیق کے بغیر کوئی خبر نہیں چھپتی تھی۔ مرحوم صوفی صاحب کشمیر پریس کلب کے صدر بھی رہے، ڈیلی نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر رہے۔ وہ صحافیوں کے حقوق کے لیے ہمیشہ آگے رہے۔ وہ کہتے تھے کہ "ایڈیٹر کا قلم اگر بک جائے تو اخبار ردی ہو جاتا ہے۔ اسی اصول پر ہم نے پچاس برس تک صحافت کی"۔ ایک مقامی انگریزی اخبار نے صوفی غلام محمد کے بارے میں لکھا "صحافت ان کا جنون تھا، اور یہ ان کی رگوں میں دوڑتا تھا۔ وہ اپنے جنون سے اس وقت تک چمٹے رہے جب تک موت نے ان کا قلم ہمیشہ کے لیے نہیں چھین لیا۔ اپنے بڑے پیمانے پر پڑھے جانے والے کالموں اور بے خوف اداریوں کے ذریعے انہوں نے جابرانہ ریاستی اداروں کی بنیادیں ہلا دیں، اور سرینگر ٹائمز کو کشمیر میں گھر گھر کا نام بنا دیا"

سال 2002ء میں جموں وکشمیر قانون ساز کونسل کے لیے نامزد کیا گیا۔ یہ ان کی صحافتی اور ادبی خدمات کا اعتراف تھا۔ لیکن صوفی صاحب ایوان میں بھی وہی بولتے تھے جو اخبار میں لکھتے تھے۔ سیدھی بات، صاف بات۔ ایوان میں بھی انہوں نے صحافیوں کے مسائل، ادیبوں کے مسائل اور عام آدمی کے مسائل اٹھائے۔ انہوں نے کبھی اپنی رکنیت کو ذاتی فائدے کے لیے استعمال نہیں کیا۔ ان کے لیے کونسل ایک عہدہ نہیں، ایک ذمہ داری تھی۔

وہ لکھنے والوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ نوجوان لکھنے والوں کو حوصلہ دیتے تھے۔ ان کے دفتر کا دروازہ ہر نئے لکھنے والے کے لیے کھلا تھا۔ میں خود بھی بچپن سرینگر ٹائمز کے دفتر بھی جایا کرتا تھا اور صوفی صاحب سے مل کر خوشی پاتا۔

ایک نوجوان صحافی نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے کہ 1986ء میں جب وہ کشمیر یونیورسٹی میں ماس کمیونیکیشن کا طالب علم تھا اور ایک مضمون لے کر سرینگر ٹائمز کے دفتر گیا تو صوفی صاحب نے اسے نہ صرف وقت دیا بلکہ باقاعدہ لکھنے اور سب ایڈیٹر بننے کی دعوت بھی دی۔

چونکہ صوفی صاحب ڈل گیٹ کے قریب رہتے تھے۔ گرمیوں میں جو بھی ادیب کشمیر آتا، ان سے ملے بغیر واپس نہیں جاتا تھا۔ صوفی صاحب کے گھر میں چائے کے ساتھ ادب کی محفل لگتی تھی۔ وہ نئے لکھنے والوں کی تحریریں خود پڑھتے، غلطیاں بتاتے، اور حوصلہ بڑھاتے۔ کئی بڑے صحافی اور ادیب آج یہ کہتے ہیں کہ اگر صوفی صاحب نے اس دن ان کا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو وہ آج اس مقام پر نہ ہوتے۔ ہم خود اردو اکیڈمی کی کئی وفود کے ساتھ صوفی مرحوم سے اردو زبان کے حوالے سے وقتاً فوقتاً ملتے رہے۔

آج سرینگر ٹائمز موجود ہے، لیکن صوفی صاحب والا دور نہیں رہا۔ آج کشمیر کی صحافت کو جس بحران کا سامنا ہے، اس میں صوفی صاحب کی یاد اور زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ مرحوم صوفی غلام محمد سرینگر ٹائمز کے علاوہ جو کچھ چھوڑ گئے اس میں کشمیری افسانے کی جدید شکل کاری اور اسے مڈل کلاس کی زندگی سے جوڑنا، یہ ثابت کرنا کہ مقامی اخبار بھی آزاد ہو سکتا ہے، بے باک ہو سکتا ہے، اور لوگوں کی آواز بن سکتا ہے اور دھمکی، دباؤ، لالچ، غرض کوئی چیز قلم نہیں موڑ سکتا ہے۔

ہر سال سولہ نومبر کو سیاسی جماعتیں، صحافتی تنظیمیں اور ادبی حلقے ان کو یاد کرتے ہیں۔ اور یہ باور کراتے ہیں کہ صحافی کا اصل سرمایہ اس کا قلم نہیں، اس کا ضمیر ہے۔ قلم ٹوٹ سکتا ہے، ضمیر نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

باقیات: صفحہ چار سے آگے

101
فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیمپئن شپ باصلاحیت لڑکیوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے، قومی سطح پر مقابلوں کا تجربہ حاصل کرنے، خود اعتمادی پیدا کرنے اور کھیلوں کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے ایک قیمتی پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ میر سیف اللہ نے کہا کہ ان کے نزدیک تمام شرکاء چیمپئن ہیں اور چیمپئن غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام ٹیمیں بھرپور تیاری اور محنت کے ساتھ اس چیمپئن شپ میں حصہ لے رہی ہیں۔ وزیر نے مزید کہا کہ اس چیمپئن شپ نے ملک بھر سے ابھرتی ہوئی نوجوان کرکٹرز کو ایک جگہ جمع کیا ہے، جس سے جموں کھیلوں کی صلاحیتوں، صحت مند مسابقت اور باہمی دوستی کا ایک اہم مرکز بن گیا ہے۔ کھلاڑیوں پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ کھیل کے جذبے، وقار اور نظم وضبط کو برقرار رکھیں۔

102
بدخشان 6 ماہ کے مسلسل سفر کے بعد پہنچی۔ جموں وکشمیر جمیعت ہمدانیہ اور خدامان زیارت شاہ ہمدان نے عقیدت مندوں سے تقریب میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ خانقاہ معلی کے منصب دار حسب قدیم اپنے فرائض سورخواں صاحب، فاتح خواں صاحب اور اورادخواں صاحب انجام دیں گے۔ یاد رہے نقیب اولیاء حضرت میرواعظ کشمیر مولوی محمد یاسین ہمدانی کی برسی بھی اسی ماہ کے 26، جمادی الثانی منائی جارہی ہے اور اس سلسلے میں تقریب پر انہیں بھی خراج عقیدت ادا کیا جائیگا

103
نیشنل کانفرنس کی تاریخ جموں وکشمیر کے تشخص، خودمختاری اور خصوصی آئینی پوزیشن کے تحفظ کیلئے دی گئی قربانیوں اور مسلسل جدوجہد سے عبارت ہے۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی قیادت سے لے کر آج تک پارٹی نے ہر دور میں جموں وکشمیر کے آئینی حقوق، عوامی وقار اور سیاسی شناخت کے تحفظ کیلئے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ سیاسی مشکلات، آزمائشوں اور نامساعد حالات کے باوجود نیشنل کانفرنس نے اپنے اصولی موقف پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا اور نہ ہی آئندہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے 5 اگست 2019 کے فیصلوں کے خلاف ہر جمہوری، سیاسی، آئینی اور قانونی فورم پر آواز بلند کی ہے۔ پارٹی نے پارلیمنٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک جموں وکشمیر کے عوام کے حقوق کی بحالی کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے اور دفعہ 370 و35اے کی بحالی پارٹی کے سیاسی عزم اور جدوجہد کا بنیادی حصہ ہے۔ یہ جدوجہد کسی سیاسی مفاد یا اقتدار کیلئے نہیں بلکہ جموں وکشمیر کے عوام کے آئینی حقوق، اجتماعی شناخت اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کیلئے ہے۔ چودھری محمد رمضان نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ نے 2023 سے پہلے سپریم کورٹ نے دو مرتبہ دفعہ 370 کو آئین کی مستقل دفعہ کے مترادف قرار دیا لیکن بدقسمتی سے 11 دسمبر 2023 کو سپریم کورٹ نے دفعہ 370 کی تنسیخ کو برقرار رکھا، لیکن اس سے جموں وکشمیر کے عوام کے جمہوری، سیاسی اور آئینی حقوق کی بحالی کا مطالبہ ختم نہیں ہوتا۔

104
میڈیا انچارج ڈاکٹر پردیپ مہوترا، ضلعی صدر نریش سنگھ جسروٹیا اور ایڈووکیٹ راجیش گپتا، ترجمان بلبیر رام رتن اور زوراور سنگھ جموال سمیت دیگر سینئر رہنماؤں نے شرکت کی۔ پروگرام کی تمام کارروائی پون شرما نے انجام دی، جبکہ نریش سنگھ جسروٹیا نے اظہار تشکر پیش کیا۔ اس موقع پر ست شرما نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھگوان برسا منڈا اپنی بے مثال بہادری، حب الوطنی اور قبائلی برادریوں کے وقار اور حقوق کے لیے جدوجہد کے باعث ہر ہندوستانی کے لیے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ برسا منڈا نے تاریخی تحریک "الگولان" کے ذریعے برطانوی ظلم و استحصال کو چیلنج کیا اور قبائلی سماج میں خودداری، اتحاد اور مزاحمت کا جذبہ بیدار کیا۔

105
تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آنے والی نسلوں کو اس لعنت سے بچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نوجوانوں کو منشیات کے مضر اثرات سے آگاہ کرنے کے لیے اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں بیداری پروگرام منعقد کیے جائیں۔ شرکاء نے منشیات کے استعمال اور دیگر سماج دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے ساتھ ساتھ پولیس اور عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔ ایس ایس پی سوپور نے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے مسائل اور خدشات پیش کرنے کے لیے پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے عوام کو ہر ممکن تعاون اور شکایات کے بروقت ازالے کی یقین دہانی کرائی اور علاقے میں امن وامان اور ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے عام لوگوں سے بھرپور تعاون طلب کیا۔

106
میں امتحان کے بلا رکاوٹ انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے سخت نگرانی، نظم وضبط اور شفافیت برقرار رکھی جائے۔

107
تعلیمی وتخلیقی سرگرمیوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کریں اور روایتی کلاس روم کی حدود سے آگے بڑھ کر اقدار پرمبنی تعلیم کو فروغ دیں۔ کمشنر سیکرٹری نے اپنے خطاب میں طلبا میں تجسس، تخلیقی صلاحیت اور تنقیدی سوچ کو پروان چڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کو تجرباتی سیکھنے، نئی چیزیں دریافت کرنے اور اختراع کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں اور ساتھ ہی ہر بچے کے لئے محفوظ، جامع اور حوصلہ افزا ماحول بھی قائم کرنا چاہیے۔ انہوں نے تعلیمی نظام میں ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل لرننگ کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا جبکہ نظم وضبط، ہمدردی، کھیل کود اور انسانی اقدار پر بھی بھرپور توجہ برقرار رکھنے پر بھی بات کی۔ انہوں نے اساتذہ کی لگن کو سراہتے ہوئے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور طلبا کی ہمہ جہت نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ کے عزم کا اعادہ کیا۔

108
مقرر کردہ لازمی حفاظتی رہنما خطوط کی تفصیلی وضاحت کی۔ اس دوران گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ، درست اجازت ناموں، رفتار محدود کرنے والے آلات، ہنگامی اخراج کے راستوں اور ابتدائی طبی امداد کی سہولیات کی دستیابی کو لازمی قرار دینے پر زور دیا گیا۔ تربیتی پروگرام کی آخری نشست میں موٹر وہیکل ایکٹ کے مختلف پہلوؤں سے شرکاء کو آگاہ کیا گیا، جن میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیاں، اجازت ناموں کے ضوابط پر عمل درآمد، حد سے زیادہ مسافر بٹھانے اور تیز رفتاری یا لاپرواہی سے گاڑی چلانے کے خلاف سخت کارروائی اور بھاری جرمانوں سمیت ڈرائیونگ لائسنس معطل کیے جانے کی قانونی سزائیں شامل تھیں۔ اس دوران ٹرانسپورٹ حکام نے اسکول انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ اپنی ٹرانسپورٹ خدمات کی مسلسل نگرانی کریں اور مقررہ حفاظتی معیار پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنائیں۔ پروگرام کے دوران ڈرائیوروں اور ٹرانسپورٹ رابطہ کاروں کو روٹ پرمٹ، گاڑیوں کی باقاعدہ فٹنس جانچ اور لازمی دستاویزات سے متعلق عملی مسائل اٹھانے کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔ اس موقعے پر تمام متعلقہ فریقوں نے طلبہ کی حفاظت کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے اجتماعی عزم کا اظہار کیا۔ تربیتی نشستوں سے موٹر وہیکل انسپکٹر راحل انجم، موٹر وہیکل انسپکٹر اشوتوش رائنا، سینئر موٹر وہیکل انسپکٹر عادل بشیر اور اسسٹنٹ موٹر وہیکل انسپکٹر عرفان احمد نے خطاب کیا۔ اس موقعے پر جونیئر اسسٹنٹ عبدالراشد، ایم وی ڈی اے ٹیچ بھٹ، ایم ٹی ایس سہیل احمد ڈار اور موٹر وہیکل محکمہ کے دیگر افسران واہلکار بھی موجود تھے۔

109
انہوں نے وازہ حضرات سے بھی اپیل کی کہ مہمانوں کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کھانے کی تیاری میں خالص اور معیاری اشیاء، بشمول کشمیری مرچ، ماول، زعفران، دیسی گھی، مکھن، معیاری تیل، چاول اور گوشت کا استعمال یقینی بنائیں۔ انہوں نے مزید اپیل کی کہ ٹھہرانے کا انتظام دوپہر تقریباً 2:30 بجے تک محدود رکھا جائے، غیر ضروری اخراجات کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ماحولیاتی آلودگی و آتشزدگی کے ممکنہ واقعات سے بچنے کے لیے شادیوں میں پٹاخوں اور آتش بازی پر پابندی عائد کی جائے۔ ایڈووکیٹ بانچھو نے کہا کہ ایک طرف شادی بیاہ کی تقریبات پر لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، جبکہ دوسری جانب متعدد یتیم اور معاشی طور کمزور گھرانوں کی بچیاں محض مالی مشکلات کے باعث شادی کے بندھن میں بندھنے سے محروم رہ جاتی ہیں۔

110
روڈ پر میکڈم بچھانے، رابطہ سڑکوں کی تعمیر، طلبہ کو مطالعے اور بہتر تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے شاداب کریوہ میں لائبریری قائم کرنے، ہنرمندی کی ترقی کے مراکز قائم کرنے، بجلی کی بلا تعطل فراہمی یقینی بنانے اور مقامی ویٹرنری مرکز کو مکمل طور پر فعال بنانے کے مطالبات شامل تھے۔ اختتامی تقریبات کے دوران شاداب کریوہ اور کیلر میں تمام متعلقہ محکموں نے فعال شرکت کی۔ محکموں کی جانب سے آگاہی اسٹالز قائم کیے گئے، جہاں سرکاری فلاحی اسکیموں کی معلومات فراہم کرنے کے ساتھ مقامی قبائلی باشندوں سے رابطہ قائم کیا گیا، تاکہ جامع ترقی اور سرکاری خدمات کی آخری سطح تک فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

111
فنکاروں اور اسکولی بچوں نے رنگا رنگ ثقافتی پروگرام پیش کیے، جن کے ذریعے قبائلی برادری کے مالا مال ورثے، روایات، رسم و رواج اور ثقافتی شناخت کو اجاگر کیا گیا۔ قبل ازیں ایس ایف حمید نے مختلف محکموں کی جانب سے قائم کیے گئے اسٹالز کا معائنہ کیا۔ ان میں محکمہ صحت، تعلیم، آئی سی ڈی ایس (انٹیگریٹڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز) اور زراعت کے اسٹالز شامل تھے۔ ان اسٹالز کے ذریعے شرکاء کو مرکزی معاونت سے چلائی جانے والی سرکاری اسکیموں اور ان سے استفادہ کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔

112
عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے زور دیا کہ کسی بھی امیدوار کو پریشانی کا سامنا نہیں ہونا چاہیے اور ہر امتحانی مرکز میں تمام ضروری سہولیات دستیاب رکھی جائیں۔ انہوں نے نظم وضبط برقرار رکھنے، امیدواروں کی مناسب تلاشی، سوالیہ پرچوں اور جوابی پرچوں کی بروقت تقسیم اور امتحانی مرکز کے عملے وضلعی انتظامیہ کے درمیان بہتر تال میل پر بھی زور دیا۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ بجلی کی بلا تعطل فراہمی، مناسب حفاظتی انتظامات اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے طبی سہولیات کی دستیابی یقینی بنائی جائے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے معائنہ کیے گئے مراکز میں انتظامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ محکموں کی کوششوں کو سراہا۔

113
کے لیے مشعل راہ ہیں۔ مقررین نے قبائلی برادریوں کی فلاح و بہبود اور سماجی واقتصادی خودمختاری کے لیے حکومت کی جانب سے شروع کیے گئے مختلف اقدامات پر روشنی ڈالی، بالخصوص تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ہنرمندی کے فروغ اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے شعبوں میں جاری کوششوں کا ذکر کیا۔ اس موقعے پر قبائلی برادریوں کے ثقافتی ورثے، روایات، زبانوں اور منفرد شناخت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے اور سماجی واقتصادی ترقی کے لیے یکساں مواقع فراہم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔

باقیات: صفحہ اول سے آگے

بقیہ نمبر 1
(پی ایم جن من) کے تحت 100 کثیرالمقاصد مراکز بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ قبائلی علاقوں کی ترقی، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور وہاں کے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

بقیہ نمبر 2
شروع کی۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ برآمد شدہ دستی بم زندہ حالت میں تھے، جس کے پیش نظر پاس ہوا کے بم ناکارہ بنانے والے دستے کو موقع پر طلب کیا گیا تاکہ ضروری کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ حکام کے مطابق واقعے کا نوٹس لے لیا گیا ہے اور دستی بموں کے حوالے سے مزید ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔

بقیہ نمبر 3
خلائی نظام میں ہونے والی پیش رفت کو بھی بھارت کی سائنسی اور صنعتی صلاحیتوں کا مظہر قرار دیا۔ راجناتھ سنگھ کے مطابق دفاعی شعبے میں یہ کامیابیاں قومی فخر کا باعث ہیں، تاہم ان کے ساتھ ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ جیسے جیسے دفاعی نظام زیادہ جدید اور پیچیدہ ہوتا جارہا ہے، ویسے ویسے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ ہر اہم مواد، پرزہ، اسمبلی اور پیداواری عمل معیار اور بھروسے کے اعلیٰ ترین تقاضوں پر پورا اترے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ دفاعی ساز وسامان میں موجود پوشیدہ خامیاں اس کی عملی دستیابی کو متاثر کرسکتی ہیں، مرمت اور دیکھ بھال کی ضرورت بڑھا سکتی ہیں، آلات کی عمر کم کرسکتی ہیں اور انتہائی حساس حالات میں کسی فوجی مشن کی کامیابی کو بھی خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ دفاعی پیداوار میں معیار کو محض آخری مرحلے پر جانچنے تک محدود نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ تیاری کے ہر مرحلے میں معیار کی جانچ اور خامیوں کی روک تھام کو لازمی بنانا ہوگا۔

بقیہ نمبر 4
ہے۔ انہوں نے ریاست کی متنوع لوک روایات، فنون اور زبانوں کا ذکر کرتے ہوئے لسانی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کیا جو کہ شناخت اور اجتماعی یادداشت کی حفاظت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ منوج سنہا نے ہندوستان کی صنعتی ترقی، سلامتی اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں جھارکھنڈ کے اہم حصے کا بھی اعتراف کیا۔ انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی آئینی اقدار کی پاسداری کریں اور خود انحصاری، جامع ترقی اور قومی یکجہتی سے مستقبل کے لئے مل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان برسا منڈا کے نظریات آنے والی نسلوں کو متاثر کرتے رہیں گے اور قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔

بقیہ نمبر 5
غیر مصدقہ اطلاعات سے عوام میں خوف و ہراس پھیلنے، امن وامان کی صورتحال متاثر ہونے اور عوامی اعتماد کو نقصان پہنچنے کا خدشہ تھا، جبکہ اس کے مجموعی سکیورٹی ماحول پر بھی منفی اثرات مرتب ہوسکتے تھے۔ اس معاملے میں تھانہ بانڈی پورہ میں ایف آئی آر نمبر 187/2026 کے تحت متعلقہ قانونی دفعات میں مقدمہ درج کیا گیا ہے اور ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بقیہ نمبر 6
6 برسوں سے جموں وکشمیر کی سیر وتفریح کیلئے آیا کرتے ہیں۔ سیاحت نے صنعت کا درجہ حاصل کیا ہے۔ جموں وکشمیر میں جی 20 میٹنگ، میراتھن دوڑوں، عالمی اور ملکی تقریبات کا انعقاد ہو رہا ہے جس کے بارے میں صرف سوچا جاسکتا تھا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ حالات میں مزید بہتری لانے کیلئے حکومت خاموش تماشائی نہیں ہے۔

بقیہ نمبر 7
ساکن سرائے کلاں خان نظام الدین، دہلی، حال مقیم ڈانزاہمت ناگ کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے 3.67 گرام براؤن شوگر برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ چوتھی کارروائی میں پولیس ٹیم نے میر گنڈ پل کے نزدیک ساحل احمد ڈار ولد ارشد احمد ڈار ساکن اوڑر، بجبہاڑہ کو گرفتار کرکے اس کے قبضے سے 70 گرام چرس برآمد کی۔

بقیہ نمبر 8
رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکم نامے میں جوائنٹ ڈائریکٹر ہارٹیکلچر تنویر احمد (جے کے اے ایس) کو انکوائری افسر مقرر کیا گیا ہے۔ رپورٹ تین روز کے اندر محکمہ کو پیش کرنے کی ہدایت۔

بقیہ نمبر 9
مطابق وہ چیک وزارت دفاع کے اعلی حکام سے بھی ملاقات کریں گے۔ ان ملاقاتوں میں باہمی دلچسپی کے امور، فوجی تعاون، تربیت، جدیدکاری اور ابھرتے ہوئے سکیورٹی چیلنجز پر تبادلہ خیال ہوگا۔ دورے کے پروگرام کے تحت بھارتی فوج کے سربراہ برنو میں واقع ڈیفنس یونیورسٹی اور نیٹو کے مشترکہ کیمیائی، حیاتیاتی، تابکاری اور جوہری دفاعی مرکز امتیاز کا بھی دورہ کریں گے، جہاں انہیں چیک مسلح افواج کی خصوصی تربیت، آپریشنل صلاحیتوں اور مستقبل کی تیاریوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔

بقیہ نمبر 10
امور میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ ایک ممتاز محقق بھی تھے اور ان کی تحقیقی سرگرمیوں کا بنیادی مرکز گلیشیرز، برفانی زمینی ساخت، موسمیاتی تبدیلی، ہمالیائی ماحولیات، زمین کھسکنے کے واقعات اور ماحولیاتی مطالعات جیسے اہم موضوعات تھے۔ ان کی تحقیقات نے ہمالیائی خطے اور اس کے ماحولیاتی خطرات کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تعلیمی حلقوں میں انہیں ایک قابل استاد، محقق اور بہترین رہنما کے طور پر قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

امریکہ نے یوکرین کے سامنے ڈونباس چھوڑنے کے عوض نیٹو میں شمولیت کا سوال اٹھایا/ زیلنسکی



کیف، 15 نومبر (یو این آئی) یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ امریکی مذاکرات کاروں نے ڈونباس کے مشرقی علاقے میں یوکرین کی باقی ماندہ فوج کے انخلا کے بدلے نیٹو کی رکنیت دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ تاہم امریکہ نے زیلنسکی کے اس بیان کی تصدیق نہیں کی ہے۔ امریکی حکام میں سے ایک نے بی بی سی کو بتایا کہ کئی تجاویز پر اب بھی بات چیت جاری ہے، لیکن کسی بھی حتمی معاہدے کے لیے دونوں فریقوں کی رضامندی ضروری ہوگی۔ زیلنسکی کا یہ بیان امریکی نمائندوں کی روسی صدر ولادیمیر پوتن اور یوکرینی صدر سے ملاقاتوں کے بعد سامنے آیا ہے۔ یہ ملاقاتیں روس اور یوکرین کے درمیان جنگ ختم کرنے کی امریکی کوششوں کا حصہ تھیں۔ کیف طویل عرصے سے فوجی اتحاد نیٹو کی رکنیت کا خواہاں رہا ہے، تاہم امریکہ اور بعض دیگر ممالک ماضی میں اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ دوسری جانب روس کا کہنا ہے کہ اس کی سرحد پر نیٹو کے ایک اور رکن ملک کی موجودگی ناقابل قبول ہے۔ روس نے فروری 2022 میں یوکرین پر مکمل حملہ شروع کیا تھا۔ وہ ڈونباس کے بیشتر صنعتی علاقے پر کنٹرول رکھتا ہے، جبکہ زیلنسکی مسلسل یہ کہتے رہے ہیں کہ یوکرین اپنی خودمختار سرزمین سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہے۔ زیلنسکی نے ہفتے کے روز اپنے دفتر کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا، امریکیوں نے ایک سوال اٹھایا کہ اگر یوکرین نیٹو میں شامل ہو جائے تو کیا وہ ڈونباس سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا؟ یہ پہلا موقع تھا جب یہ معاملہ اٹھایا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر انہیں کوئی واضح تجویز موصول ہوتی ہے جس میں سکیورٹی ضمانتیں، یوکرین کی فوج پر کسی قسم کی پابندی نہ لگانے اور ملک کی تعمیر نو کے لیے مالی وسائل کی فراہمی شامل ہو تو وہ اسے ریفرنڈم کے لیے پیش کریں گے۔

فلپائن کے صدر نے 49ویں آسیان سربراہی اجلاس کا افتتاح کیا، علاقائی اتحاد کی اپیل



منیلا، 15 نومبر (یو این آئی۔) جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) کا 49واں سربراہی اجلاس اور اس سے وابستہ دیگر اجلاس اتوار کو منیلا میں شروع ہو گئے۔ فلپائن کے صدر فرڈیننڈ بونگ بونگ مارکوس جونیئر نے 3 روزہ اس تقریب کے باضابطہ افتتاح کا اعلان کیا۔ مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق، فلپائن انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں منعقدہ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے 2026 کے لیے آسیان کے صدر مارکوس نے علاقائی اتحاد اور مشترکہ ذمہ داری کی اپیل کی۔ انہوں نے آسیان کو مختلف ممالک کا ایسا گروپ قرار دیا جو مشترکہ مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے، جس میں ہر ملک اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے اور سب مل کر مجموعی مضبوطی کے لیے کام کرتے ہیں۔ مارکوس نے 2026 میں فلپائن کی صدارت کے تحت تنظیم کی 3 اہم ترجیحات، یعنی امن و سلامتی کی بنیاد، خوشحالی کی راہداریاں اور عوام کو بااختیار بنانے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان ترجیحات کے تحت آسیان نے سمندری تعاون کو مضبوط بنانے کے ساتھ انسانی اسمگلنگ، سائبر جرائم، آن لائن دھوکہ دہی اور دیگر بین الاقوامی خطرات سے نمٹنے کے لیے کام کیا ہے۔ صدر مارکوس نے مصنوعی ذہانت کے شعبے میں تعاون کو آگے بڑھانے، آفات سے نمٹنے کی تیاریوں اور سماجی تحفظ کو مضبوط بنانے، نوجوانوں میں ڈیجیٹل چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے اور سلور اکانومی (بزرگ شہریوں سے متعلق معیشت) میں تعاون کو فروغ دینے کی کوششوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، آج 11 ممالک ایک ساتھ آئے ہیں۔ ہم اپنے حجم، تاریخ، ثقافت اور حالات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ہم برابری کی بنیاد پر یہاں جمع ہوئے ہیں اور اپنے عوام کی امیدوں کو ایک مشترکہ مقصد میں بدلنے کی اجتماعی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ مارکوس نے سیبو پرٹوکول کا بھی ذکر کیا۔ 2007 میں دستخط کیے جانے کے بعد یہ آسیان کے منشور میں پہلی ترمیم ہے۔ انہوں نے اسے خطے کے سفر میں ایک اور اہم سنگ میل قرار دیا، جو آسیان کے مستقبل کی تشکیل میں اس کے 11 رکن ممالک کی شرکت کی عکاسی کرتا ہے۔

فیس بک ایپ کے ذریعے صارفین کی نجی تصاویر تک رسائی، میٹا پر بھاری جرمانہ



روم، 15 نومبر (یو این آئی) اٹلی نے امریکی ٹیکنالوجی کمپنی میٹا پر صارفین کی نجی تصاویر اور ویڈیوز تک واضح اجازت کے بغیر رسائی حاصل کرنے پر 80 کروڑ 50 لاکھ یورو (تقریباً 88 کروڑ 70 لاکھ ڈالر) جرمانہ عائد کیا ہے۔ خبر رساں اداروں رائٹرز اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق، اٹلی کی ڈیٹا پروٹیکشن اتھارٹی نے ہفتہ 14 نومبر 2026 کو بتایا کہ فیس بک کی ایڈورائیڈ ایپ میں موجود ایک فیچر صارفین کے موبائل فون کی گیلری میں محفوظ تصاویر، ویڈیوز اور ان سے متعلق معلومات تک رسائی حاصل کر رہا تھا، جبکہ صارفین کو اس بارے میں واضح طور پر آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ حکام کے مطابق، گیٹ گیٹسٹر فرام گیلری نامی یہ فیچر صارفین کو ذاتی گیلری سے تصاویر اور ویڈیوز منتخب کر کے فیس بک پر پوسٹ کرنے کی تجاویز دیتا تھا۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ یہ فیچر پہلے سے فعال تھا اور مختلف سہولتوں کے لیے ایک ہی اجازت طلب کی جاتی تھی، جس سے صارفین کو تصاویر اور ویڈیوز تک رسائی کی اجازت دینے کا واضح علم نہیں ہوتا تھا۔ اطالوی حکام کا اندازہ ہے کہ اس معاملے سے ملک کے تقریباً دو کروڑ ایڈورائیڈ صارفین متاثر ہو سکتے ہیں۔

آبنائے ہرمز سے روزانہ کم از کم پانچ کھاد بردار جہازوں کو گزرنے کی اجازت دی جائے/ اقوام متحدہ



العالیہ، 15 نومبر (یو این آئی) اقوام متحدہ نے ایران اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عالمی غذائی بحران کے خدشات کم کرنے کے لیے کھاد بردار جہازوں کو آبنائے ہرمز سے فوری طور پر گزرنے کی اجازت دی جائے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے پراجیکٹ سروسز (یو این او پی ایس) کے سربراہ جارج موریرا دا سلوا نے ترکیہ کے شہر العالیہ میں اقوام متحدہ کی موسمیاتی کانفرنس کوپ 31 کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور امریکہ کو اپنے وسیع تر مذاکرات جاری رکھنے چاہئیں۔ انہوں نے آبنائے ہرمز سے کھاد کی ترسیل کے فوری انتظام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کھاد کی قلت کے باعث دنیا کے غریب اور کمزور طبقات کے کروڑوں افراد غربت اور بھوک کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جارج موریرا دا سلوا نے دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ روزانہ کم از کم پانچ کھاد بردار جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دیں، تاکہ عالمی سطح پر کھاد کی فراہمی بحال ہو سکے۔ انہوں نے بتایا کہ تنازع شروع ہونے سے پہلے دنیا کی تقریباً ایک تہائی کھاد آبنائے ہرمز کے راستے منتقل ہوتی تھی، لیکن بحری آمدورفت میں رکاوٹوں کے باعث کھاد کی قیمتوں میں تقریباً 30 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ جارج موریرا دا سلوا نے خبردار کیا کہ اس صورت حال کے اثرات خصوصاً افریقی اور ایشیائی ممالک پر زیادہ مرتب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے موزمبیق، کینیا، سوڈان، صومالیہ، نیپال، بنگلہ دیش اور سری لنکا کو ان ممالک میں شامل کیا جو کھاد کی قلت سے شدید متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر دنیا کے مختلف حصوں میں کاشتکاری کے موسم ضائع ہوتے رہے تو 4 کروڑ 50 لاکھ افراد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں، جبکہ 3 کروڑ افراد غربت کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اقوام متحدہ نے کھاد کی محفوظ ترسیل کے لیے ایک طریقہ کار تیار کر لیا ہے، جسے ایران اور امریکہ کے درمیان اتفاق رائے کے بعد سات سے دس روز میں فعال کیا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، اس بحران سے نمٹنے کے لیے دونوں ممالک کی سیاسی رضامندی اور فوری تعاون ناگزیر ہے۔

نیتن یاہو کا قومی اتحاد کی حکومت کے لیے بلاشرط مذاکرات پر زور



یروشلم، 15 نومبر (یو این آئی۔) اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے ہفتہ کو عوامی طور پر یاشر پارٹی کے رہنما گادی آئزنکوٹ سے قومی اتحاد کی حکومت میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ تاہم، آئزنکوٹ نے نیتن یاہو کی اس پیش کش کو محض سیاسی چال قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق، ایک ویڈیو بیان میں نیتن یاہو نے کہا کہ تمام اختلافات اور بائیکاٹ کو ایک طرف رکھ کر اسرائیل کی سلامتی اور مستقبل کے لیے بغیر کسی پیشگی شرط کے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ انہوں نے ایک بار پھر دلیل دی کہ عرب جماعتوں پر انحصار کرنے والی کوئی بھی حکومت ایران کے خطرے کا سامنا کرنے کے قابل نہیں ہوگی۔ گزشتہ اپیلوں کے برعکس، اس بار نیتن یاہو نے یہ شرط نہیں رکھی کہ ایسی حکومت کی قیادت وہ خود ہی کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ماہ ہونے والے انتخابات میں نیتن یاہو کے اتحاد نے پارلیمنٹ میں اکثریت کھو دی تھی، جس کے بعد صدر اسحاق ہرزوگ نے حکومت بنانے کے لیے آئزنکوٹ کو مدعو کیا تھا۔ نیتن یاہو کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے آئزنکوٹ نے کہا کہ لیکوڈ اور یاشر پارٹی کی مذاکراتی ٹیموں کی میٹنگ پہلے ہی اتوار کے لیے طے کی جا چکی تھی۔ اسرائیلی میڈیا چینل 13 کی ایک رپورٹ کے مطابق، یاشر پارٹی کا منصوبہ ہے کہ وہ لیکوڈ کو صرف آئزنکوٹ کی قیادت والی قومی اتحاد کی حکومت میں شامل ہونے کی پیش کش کرے گی۔ اس میں باری باری وزیر اعظم بننے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوگا، جس کا مطلب ہے کہ نیتن یاہو وزیر اعظم نہیں بنیں گے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یاشر حکومت میں نیتن یاہو کے لیے کوئی ایسا عہدہ تلاش کرنے کی کوشش کر سکتی ہے، جس کے ذریعے وہ سیاسی معاملات دیکھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کی رہائش اور سکیورٹی کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ آئزنکوٹ بار بار واضح کر چکے ہیں کہ وہ اپنے 4 اصولوں کو قبول کرنے والی کسی بھی جماعت کے ساتھ حکومت بنانے کے لیے تیار ہیں، جس میں نیتن یاہو کے بغیر لیکوڈ پارٹی بھی شامل ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے وقت اقتدار کے اہم عہدوں پر موجود رہنے والے کسی بھی شخص کو عوامی زندگی سے الگ ہو جانا چاہیے۔

فرانسیسی آن لائن پلیٹ فارم مائیلیوا میں ڈیٹا لیک، 2.2 کروڑ صارفین متاثر

پیرس، 15 نومبر (اسپوتنک/ یو این آئی) فرانس کی سرکاری ڈاک سروس لا پوسٹ کی ذیلی کمپنی اور آن لائن ڈاک سروس مائیلیوا نے ہیکروں کے حملے کے بعد 2.2 کروڑ صارفین کا ڈیٹا لیک ہونے کی تصدیق کی ہے۔ یہ سائبر حملہ ستمبر کے اواخر میں ہوا تھا۔ کمپنی نے سائبر حملوں سے متعلق پورٹل سائبر اتیک ڈاٹ آرگ کے حوالے سے جاری بیان میں کہا کہ چوری ہونے والے ڈیٹا میں 2.2 کروڑ افراد کے نام، خاندانی نام اور ڈاک کے پتے شامل ہیں۔ اس واقعے سے مائیلیوا کی کئی ہزار کمپنی صارفین بھی متاثر ہوئے ہیں۔ پورٹل کے مطابق، سماجی رہائش فراہم کرنے والے ادارے، لیبارٹریز، طبی مراکز اور دیگر تنظیمیں، جنہوں نے ڈیٹا لیک سے متعلق نوٹس جاری کیے ہیں، متاثرہ اداروں کا صرف ایک حصہ ہیں۔ اس سائبر حملے سے فرانس کی تقریباً ایک تہائی آبادی کا ڈیٹا متاثر ہونے کا اندازہ ہے۔ مائیلیوا نے بتایا کہ اس نے متعلقہ حکام کو ڈیٹا لیک کی اطلاع دے دی ہے اور باضابطہ شکایت بھی درج کرائی ہے۔ معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ اکتوبر کے اوائل میں فرانسیسی نیشنل جنڈارمیری کے میجر جنرل آندرے ییٹیلو نے کہا تھا کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران ہیکروں کے سلسلہ وار حملوں کے بعد ملک کے تقریباً 80 فیصد شہریوں کا ذاتی ڈیٹا ڈارک ویب پر فروخت کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ہیکروں نے فرانس کے محکمہ ٹیکس، وزارت داخلہ، وزارت کھیل، وزارت تعلیم، قومی ڈاک سروس، اسلحہ رکھنے والوں کے سرکاری ڈیٹا بیس اور کئی دیگر اداروں کے نظام کو بھی نشانہ بنایا تھا۔

اردن: چرچ پر حملے کے معاملے میں 3 مجرموں کو سزائے موت



عمان، 15 نومبر (یو این آئی۔) اردن کی ایک عدالت نے اتوار کو 3 افراد کو موت کی سزا سنائی ہے۔ ان پر گزشتہ اکتوبر میں سینٹ جارج چرچ پر ہوئے حملے کا جرم ثابت ہوا ہے۔ اس دہشت گردانہ حملے میں 9 افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہو گئے تھے۔ مقامی اخبار اردن ٹائمز کے مطابق، کرک کے حدود علاقے میں واقع اس چرچ پر 23 اکتوبر کو حملہ کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں مجموعی طور پر 5 ملزمان کے خلاف دہشت گردی سے متعلق مقدمے چل رہے ہیں۔ ان کی سماعت ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ اس ماہ کے آغاز میں سرکاری وکیل نے بتایا تھا کہ معاملے کی جانچ مکمل کر لی گئی ہے۔ اس میں گواہوں کے بیانات، جائے واردات سے شواہد جمع کرنا، ہتھیاروں کی برآمدگی اور ملزمان سے پوچھ گچھ سمیت تمام کارروائیاں شامل تھیں۔ اس معاملے میں دہشت گردی کی روک تھام سمیت دیگر قوانین کے تحت ملزمان پر 7 سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔ ان میں 9 افراد کے قتل کی سازش میں شریک ہونا، ہتھیاروں کا استعمال کر کے دہشت گردانہ کارروائی کرنا اور اس مقصد کے لیے ہتھیار اپنے پاس رکھنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ملزمان پر دہشت گردانہ سازش رچنے، ایک دہشت گرد تنظیم کے نظریے کی تشہیر کرنے اور عوامی سلامتی و امن و امان کو خطرے میں ڈالنے کے الزامات بھی عائد کیے گئے تھے۔

میامی ہوائی اڈے پر کوپا ایئر لائنز اور یو پی ایس کے طیاروں میں ٹکر، 2 افراد زخمی



واشنگٹن، 15 نومبر (یو این آئی۔) امریکہ کے میامی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہفتہ کی رات ٹیکسی کرتے وقت کوپا ایئر لائنز کے مسافر طیارے اور یو پی ایس کے مال بردار طیارے کے درمیان ٹکر ہو گئی، جس میں 2 افراد زخمی ہو گئے۔ یہ اطلاع وفاقی ہوابازی انتظامیہ (ایف اے اے) نے دی۔ ایف اے اے کے مطابق، رات تقریباً 15:9 بجے کوپا ایئر لائنز کے بوئنگ 737 طیارے کا پریو پی ایس کے بوئنگ 767 طیارے کے اگلے حصے سے ٹکرا گیا۔ کوپا کا طیارہ پاناما سٹی سے 166 مسافروں اور عملے کے 6 ارکان کو لے کر پہنچا تھا، جبکہ یو پی ایس کا طیارہ کولمبیا کے بوگوٹا کے لیے پرواز بھرنے کی تیاری کر رہا تھا۔ ہوائی اڈے کے شعبہ مواصلات کے ڈائریکٹر کریگ چین کے مطابق، دونوں زخمیوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں اور جائے وقوع پر ہی آگ بجھانے اور امدادی عملے نے ان کا علاج کیا۔ سی این این نے یہ خبر وفاقی ایف اے اے نے بتایا کہ ہوائی ٹریفک کنٹرولروں نے یو پی ایس کے عملے کو کوپا کے طیارے کو راستہ دینے کی ہدایت دی تھی۔ اس نے واقعے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ ہوائی ٹریفک کنٹرول سے ہونے والی گفتگو کی صوتی ریکارڈنگ میں ٹکر کے بعد کوپا کے پائلٹ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا، کسی نے ہمیں ٹکر مار دی ہے۔ کنٹرولر کے پوچھنے پر یو پی ایس کے پائلٹ نے جواب دیا، ہاں، ہم تھوڑا آگے نکل گئے تھے اور پھر اس نے اپنے پر سے ہمیں ٹکر مار دی۔ بعد میں کوپا کے پائلٹ نے بتایا کہ ایسا لگتا ہے کہ طیارے کا بایاں پر ٹوٹ کر الگ ہو گیا ہے۔ ایئر لائن کے مطابق، تمام 166 مسافروں اور عملے کے 6 امکان کو طیارے سے اتار کر واپس ہوائی اڈے کے ٹرمینل پر پہنچا دیا گیا۔ کوپا ایئر لائنز نے مسافروں کو ہونے والی پریشانی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ وہ جانچ میں حکام کے ساتھ تعاون کرے گی۔ اس نے کہا کہ مسافروں اور عملے کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے۔ یو پی ایس نے بتایا کہ اس کا عملہ محفوظ ہے اور وہ واقعے کی وجہ معلوم کرنے کے لیے حکام کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔

چین میں دلہن کی اسمگلنگ کے الزام میں مغربی کالی مستن میں دو گرفتار

جکارتہ، 15 نومبر (یو این این) انڈونیشی خواتین اور بچوں کے تحفظ اور انسانی اسمگلنگ کے انسداد کے ڈائریکٹوریٹ کے سربراہ، سینئر کمانڈر وسدیانی نے کہا کہ دو مشتبہ افراد، جن کی شناخت صرف ایل، 42 اور ایل کے ایس، 36 کے طور پر ہوئی ہے، دلہوں گھر لیو تھے جنہوں نے مبینہ طور پر اسی چار شادیاں کیں۔ دو خواتین کو کامیابی کے ساتھ چین بھیجا گیا اور ان کی شادی کی گئی، جبکہ دو دیگر کو بھیجنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔

بنگلہ دیش: مزدوروں کے احتجاج کے درمیان غازی پور میں 13 ملبوسات کے کارخانے غیر معینہ مدت کیلئے بند

ڈھاکہ، 15 نومبر (یو این آئی۔) بنگلہ دیش کے غازی پور میں مزدوروں کے احتجاج اور بدامنی کے درمیان حکام نے 13 ملبوسات کے کارخانوں کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کرنے کا اعلان کیا ہے، جبکہ 5 دیگر کارخانوں میں اتوار کو چھٹی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ڈھاکہ ٹریبون کے مطابق، پولیس ذرائع نے بتایا کہ حالات پر قابو رکھنے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے صنعتی علاقے کے اہم مقامات پر اضافی حفاظتی دستے تعینات کیے گئے ہیں۔ صنعتی علاقے کی پولیس کے مطابق، کالیہ گیر کے موچک علاقے میں واقع کئی ملبوسات کے کارخانوں میں صبح ہی چھٹی کا اعلان کر دیا گیا۔ اس کے بعد کام کی جگہوں سے باہر نکلنے والے مزدوروں نے جلوس نکالا۔ جب مظاہرین نے ڈھاکہ۔ ٹنگیل شاہراہ کو بند کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے مداخلت کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ موجودہ صورت حال اور بنگلہ دیش کے لیبر ایکٹ 2006 کی دفعہ 13(1) کا حوالہ دیتے ہوئے انتظامیہ نے اتوار، 15 نومبر سے تمام محکموں اور شاخوں میں غیر معینہ مدت کے لیے کام کاج معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کارخانوں کو دوبارہ کھولنے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس بدامنی کی بنیادی وجہ حکومت کی جانب سے اعلان کردہ کم از کم اجرت میں نئے اضافے پر مزدوروں میں پائی جانے والی ناراضگی ہے۔ حکومت اور بنگلہ دیش گارمنٹ مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے نظر ثانی شدہ اجرت کی منظوری اور اسے نافذ کرنے کی یقین دہانی کے باوجود مزدوروں نے اجرت میں مزید اضافے اور اپنے دیگر مطالبات کو لے کر سڑکوں پر احتجاج شروع کر دیا ہے۔ انتظامیہ کا یہ بھی الزام ہے کہ کچھ بیرونی عناصر مزدوروں کو اکسا رہے ہیں، جس کی وجہ سے پرامن احتجاج پرتشدد جھڑپوں اور کارخانوں میں توڑ پھوڑ میں تبدیل ہو گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ امجد حسین نے بتایا کہ صبح کے وقت حالات معمول کے مطابق تھے، لیکن بعد میں ایک کارخانے کے مزدوروں نے کام شروع کرنے کے بجائے شاہراہ پر آ کر تقریباً آدھے گھنٹے تک ٹریفک روک دی۔ سڑک خالی کرانے کے دوران مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا، جس کے بعد بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے پولیس کو آنسو گیس کے گولے چھوڑنے پڑے۔

افغانستان کے صوبہ بدخشاں میں برفانی تودہ گرنے سے دو افراد ہلاک، چھ زخمی

کابل، 15 نومبر (یو این آئی) افغانستان کے شمالی صوبے بدخشاں میں ہفتہ کو پہاڑی علاقے میں برفانی تودہ گرنے سے دو افراد ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہو گئے۔ صوبائی پولیس کے ترجمان احسان اللہ نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ عہدیدار کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب سونے کی کان میں کان کنوں کا ایک گروپ ارنج خواہ ضلع میں سونا نکالنے کا کام کر رہا تھا۔ مسٹر احسان اللہ نے بتایا کہ صوبائی حکام نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہلاک ہونے والوں کی لاشوں اور زخمیوں کو صوبائی دارالحکومت فیض آباد کے ایک اسپتال پہنچایا۔

اسپیس ایکس کا اسٹارشپ خلائی جہاز آزمائشی پرواز کے بعد کامیابی سے اترا



واشنگٹن، 15 نومبر (اسپوتنک/ یو این آئی) اسپیس ایکس کا اسٹارشپ خلائی جہاز ایک آزمائشی پرواز کے بعد کامیابی کے ساتھ اتر گیا ہے۔ یہ معلومات ایک براہ راست نشریات میں دی گئیں۔ خلائی جہاز نے خلا میں تقریباً پورا ایک دن گزارا، جس کے بعد زمین پر موجود ایک لانچ ٹاور نے اسے کامیابی کے ساتھ اتارا۔ 13 نومبر کو تقریباً 45:22 جی ایم ٹی پر، اسپیس ایکس نے جنوبی ٹیکساس میں واقع اپنے اسپیس پورٹ سے اسٹار شپ کی 15ویں آزمائشی پرواز کی۔ پرواز سے قبل، کمپنی کے سی ای او ایلون مسک نے کہا تھا کہ اسپیس ایکس راکٹ نظام کے دونوں حصوں، سپر ہیوی بوسٹر اور اسٹارشپ اپر اسٹیج کو واپس لانچ سائٹ پر لانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تکنیکی مسائل کی وجہ سے، بوسٹر خلیج میکسیکو میں جا گرا جبکہ اسٹارشپ خلائی جہاز نے اپنی پرواز جاری رکھی۔ اسٹارشپ راکٹ نظام کو مکمل طور پر دوبارہ استعمال ہونے والے جہاز کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 124 میٹر اور وزن تقریباً 5,000 ٹن ہے۔ اس نظام کے دو حصے ہیں جن میں پہلا سپر ہیوی بوسٹر ہے جس میں 33 انجن نصب ہیں، اور دوسرا اوپری حصہ ہے جسے اسٹارشپ کہا جاتا ہے۔

میزان پبلشرز کا صوفی غلام محمد کو شاندار خراجِ عقیدت



میزان پبلشرز نے وادی کشمیر کے سرکردہ صحافی، قلمکار، ادب نواز، مصنف اور روزنامہ سرینگر کے بانی اڈیٹر جناب صوفی غلام محمد کو انکی برسی پر شاندار خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ایک بیان میں میزان پبلشرز کے نگران شبیر احمد مانجی نے مرحوم صوفی صاحب کو ایک کہنہ مشق صحافی اردو زبان وادب کے خیر خواہ قرار دیا۔

شبیر احمد مانجی

صوفی غلام محمد نے جہاں اردو زبان ادب کے فروغ میں انتھک کوششیں کی وہیں انہوں نے کشمیری زبان میں کئی تصنیفات تحریر کر کے اپنی مادری زبان کے ساتھ اپنی وابستگی کا ثبوت دیا۔ صوفی صاحب کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے شبیر صاحب نے کہا کہ کشمیر کی تاریخ میں صوفی صاحب واحد ایم ایل سی تھے جنہوں نے میری تجویز پر اپنے کانسچیونسی فنڈ سے کتابیں خرید کر مقامی مصنفوں کی مالی کفالت کی۔

کشمیر کی تاریخ میں خواجہ ثناء اللہ بٹ اور صوفی غلام محمد کے نام سنہری حروف سے لکھیں جائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے۔

سپورٹس ٹائمز



ارشدیپ سنگھ کی شاندار باؤلنگ

بھارت نے نیوزی لینڈ کو 22 رنز سے ہرا کر ون ڈے سیریز جیت لی

تورآنگا، 15 نومبر (نیوز ڈیسک) ارشدیپ سنگھ کی قیادت میں بھارتی فاسٹ باؤلرز کی شاندار واپسی نے اتوار کو نیوزی لینڈ کے خلاف سنسنی خیز مقابلے میں بھارت کو 22 رنز سے کامیابی دلائی اور پانچ میچوں کی ون ڈے بین الاقوامی سیریز میں 3-1 کی فیصلہ کن برتری دلا دی۔ 209 رنز کے معمولی ہدف کا دفاع کرتے ہوئے بھارت ایک مرحلے پر شکست سے دوچار ہوتا دکھائی دے رہا تھا، کیونکہ نیوزی لینڈ نے ایک وکٹ کے نقصان پر 64 رنز بنا لیے تھے۔ تاہم بھارتی فاسٹ باؤلرز نے زبردست واپسی کرتے ہوئے میزبان ٹیم کی بیٹنگ لائن کو تہس نہس کر دیا۔ نیوزی لینڈ نے محض 55 رنز کے اضافے پر اپنی پانچ وکٹیں گنوا دیں اور پوری ٹیم 48.1 اوورز میں 187 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ پہلے بیٹنگ کی دعوت ملنے پر بھارت نے محتاط انداز میں اننگز کا آغاز کیا۔ ٹیم کو گزشتہ ون ڈے میں 244 رنز کی بھاری شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کے پیش نظر بلے بازوں نے ابتدا میں محتاط رویہ اختیار کیا۔ تاہم نیوزی لینڈ کے باؤلرز نے ٹاپ آرڈر کو جلد پویلین بھیج کر بھارتی اننگز کو مشکلات سے دوچار کر دیا۔ بعد ازاں اکشر پٹیل اور ایشان کشن نے اننگز کو سنبھالا اور بھارت 42.1 اوورز میں 209 رنز بنا کر آؤٹ ہو گیا۔ نیوزی لینڈ کے اوپنر زول بنگ اور نک کیلی نے اپنی ٹیم کو باؤلرز کی جانب سے فراہم کردہ اچھی بنیاد کا فائدہ اٹھایا اور ہدف کے تعاقب میں مضبوط پوزیشن حاصل کر لی۔ تاہم درمیانی اوورز میں بھارتی باؤلرز نے مسلسل وکٹوں کو نشانہ بناتے ہوئے میزبان بلے بازوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔



بینٹن کی سنچری اور اٹکنسن کی چار وکٹیں

انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 135 رنز سے ہرایا



ایڈیلیڈ، 15 نومبر (نیوز ڈیسک) اوپنر ہیم بینٹن کی شاندار سنچری اور فاسٹ باؤلر جس اٹکنسن کی چار وکٹوں کی بدولت انگلینڈ نے اتوار کو دوسرے ون ڈے بین الاقوامی مقابلے میں آسٹریلیا کو 135 رنز سے شکست دے کر تین میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کر دی۔

آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، تاہم بینٹن نے ابتدا ہی سے جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے انگلینڈ کو بڑے اسکور کی بنیاد فراہم کی۔ دائیں ہاتھ کے اس بلے باز نے محض 86 گیندوں پر اپنے ون ڈے کیریئر کی دوسری سنچری مکمل کی اور مجموعی طور پر 99 گیندوں پر 121 رنز بنائے، جن میں 12 چوکے اور چار چھکے شامل تھے۔

انگلینڈ نے 19 رنز کے مجموعی اسکور پر تین وکٹ کی وکٹ گنوا دی، جس کے بعد بینٹن اور جو روٹ نے دوسری وکٹ کیلئے 137 رنز کی شراکت قائم کر کے اننگز کو سنبھالا۔ روٹ نے 62 رنز بنائے۔ یہ آسٹریلوی سرزمین پر 50 اوورز کے میچ میں انگلینڈ کی کسی جوڑی کی جانب سے دوسری وکٹ کیلئے سب سے بڑی شراکت تھی۔

درمیانی اوورز میں آسٹریلیا نے تین وکٹیں حاصل کر کے مقابلے میں واپسی کی کوشش کی، تاہم وکٹ کیپر بلے باز جاذن کاکس نے 49 گیندوں پر 67 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی، جبکہ آل راؤنڈر ول جیکس نے 40 گیندوں پر ناقابلِ شکست 54 رنز بنا کر انگلینڈ کو بڑے مجموعے تک پہنچا دیا۔ انگلینڈ نے مقررہ اوورز میں چھ وکٹوں کے نقصان پر 355 رنز بنائے، جو آسٹریلوی سرزمین پر اس کا سب سے بڑا ون ڈے اسکور ہے۔ آسٹریلیا کی جانب سے زیویئر بارٹلیٹ نے تین وکٹیں لے کر سب سے کامیاب باؤلر رہے، انہوں نے 72 رنز دیے۔

356 رنز کے ہدف کے تعاقب میں آسٹریلیا کی بیٹنگ ابتدا ہی میں لڑکھڑا گئی اور اٹکنسن نے ٹاپ آرڈر کو تہس نہس کرتے ہوئے ٹیم کو 29 رنز پر چار وکٹوں کے نقصان سے دوچار کر دیا۔ میٹ رینشا نے 63 اور کیمرون گرین نے 64 رنز بنا کر مزاحمت کی اور آسٹریلیا کو مقابلے میں برقرار رکھنے کی کوشش کی، لیکن اسپنر لیام ڈاسن نے دونوں بلے بازوں کو آؤٹ کر کے میزبان ٹیم کی امیدوں کو ختم کر دیا۔

ڈیوڈ وارنر کا کرکٹ آسٹریلیا کی تحقیقات پر سخت اعتراض، پردہ پوشی کا الزام عائد

14 نومبر (نیوز ڈیسک) آسٹریلیا کے سابق اوپنر ڈیوڈ وارنر نے ہفتہ کے روز کرکٹ آسٹریلیا پر سینڈ پیپر گیٹ اسکینڈل کی تحقیقات میں پردہ پوشی کرنے کا الزام عائد کیا اور دعویٰ کیا کہ کرکٹ کے اس اعلیٰ ادارے نے تین کھلاڑیوں کو ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش میں اہم گواہوں کو نظر انداز کیا تھا۔

آسٹریلیا کے سابق بلے باز عثمان خواجہ نے، جن کی خود نوشت سوانح عمری منگل کو شائع ہوئی، گزشتہ ہفتے کے اختتام پر کہا تھا کہ نیو لینڈز میں موجود ٹیم کے تمام کھلاڑی گیند سے چھیڑ چھاڑ کے منصوبے سے واقف تھے۔ ان کے اس بیان کے بعد 2018 کے واقعے کی دوبارہ تحقیقات کا مطالبہ زور پکڑنے لگا۔ وارنر نے سوال اٹھایا کہ کیا فاسٹ باؤلرز مچل اسٹارک اور جوش ہیزل وڈ کے علاوہ اسپنر نیتھن لائن سے بھی کرکٹ آسٹریلیا کی تحقیقات کے دوران باضابطہ طور پر پوچھ گچھ کی گئی تھی؟ اس تحقیقات کے نتیجے میں وارنر، اس وقت کے کپتان اسٹیو اسمتھ اور کیمرون بینکرافٹ پر طویل مدت کی پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ وارنر نے انسٹاگرام پر لکھا، "جہاں تک مجھے معلوم ہے، کرکٹ آسٹریلیا نے 2018 کی اپنی تحقیقات کے دوران جوش ہیزل وڈ، مچل اسٹارک یا نیتھن لائن کا انٹرویو نہیں لیا تھا۔" انہوں نے سوال کیا کہ اگر ایسا ہے تو پھر کرکٹ آسٹریلیا موقف کیسے اختیار کر سکتا ہے کہ باؤلرز کو اس منصوبے کا علم نہیں تھا؟

40 سالہ وارنر نے رواں ہفتے کے اوائل میں بھی کرکٹ آسٹریلیا کی تحقیقات کو عجلت میں اور ناقص انداز میں کی گئی کارروائی قرار دیا تھا۔ ان کے مطابق اس تحقیقات میں صرف ان تین کھلاڑیوں کو گیند سے چھیڑ چھاڑ کے منصوبے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا، جنہیں سزا دی گئی۔

وارنر نے مزید کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ادارے نے ابتدا ہی میں یہ طے کر لیا تھا کہ اسکینڈل کا ذمہ دار کسے ٹھہرانا ہے، اسی مقصد کے تحت ناقص تحقیقات کی گئیں اور اب وہ اس غلط بیانی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے کہ باؤلرز کو اس منصوبے کا کوئی علم نہیں۔



ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ میں 9 ٹیمیں برقرار رہیں گی

آئی سی سی کی 2031 تک موجودہ فارمیٹ جاری رکھنے کی سفارش کی توثیق

بالی، 14 نومبر: نیوز ڈیسک: ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) آئندہ دو سائیکلوں، یعنی 29-2027 اور 31-2029 کے دوران بھی 9 ٹیموں تک محدود رہنے کا امکان ہے، حالانکہ مقابلے میں مزید ٹیموں کو شامل کرنے کے مطالبات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔

اس معاملے پر حتمی فیصلہ اتوار کو بالی میں ہونے والے آئی سی سی بورڈ کے اجلاس میں متوقع ہے، جہاں اس دیرینہ معاملے پر تفصیلی بحث ہوگی۔ تاہم توقع ہے کہ بورڈ آئی سی سی کی اس سفارش کی حمایت کرے گا کہ فی الحال موجودہ نظام کو برقرار رکھا جائے۔

ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ اپنے چوتھے سائیکل کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران اس کے فارمیٹ میں تبدیلی کے حوالے سے کئی تجاویز زیر بحث آتی رہی ہیں، جن میں ایک مرحلے پر دو درجوں پر مشتمل لیگ کا نظام متعارف کرانے کی تجویز بھی شامل تھی۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ڈبلیو ٹی سی کو تمام 12 فل ممبر ممالک تک توسیع دینے کی تجویز کو خاصی تقویت ملی تھی۔ اس تجویز کے تحت تمام ٹیموں کو ایک ہی ڈویژن میں شامل کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ یہ تجویز نیوزی لینڈ کے سابق بلے باز راجر ٹووز کی سربراہی میں آئی سی سی کے ایک ورکنگ گروپ نے پیش کی تھی۔ اسے خاص طور پر زمبابوے، آئرلینڈ اور افغانستان کی جانب سے بھرپور حمایت حاصل ہوئی، کیونکہ یہ تینوں فل ممبر ممالک موجودہ ڈبلیو ٹی سی مقابلے کا حصہ نہیں تھا۔



کوہلی کی حمایت کے بغیر آر سی بی کی کپتانی مشکل تھی

ایک میچ ہارنے پر پورا ہندوستان ورات کو دوبارہ کپتان دیکھنا چاہتا تھا/ڈوپلیسیس



نئی دہلی، 15 نومبر: نیوز ڈیسک: رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) کے سابق کپتان فاف ڈوپلیسیس نے کہا ہے کہ ٹیم کی قیادت کے دوران ورات کوہلی کی حمایت نے ان کے لیے کپتانی کی ذمہ داری نبھانا آسان بنایا۔ ان کے مطابق اگر آر سی بی ایک میچ بھی ہار جاتی تو بنگلور ہی نہیں بلکہ پورا ہندوستان ورات کوہلی کو دوبارہ کپتان دیکھنا چاہتا تھا۔ آئی پی ایل 2022 کے سیزن سے قبل جب رائل چیلنجرز بنگلور نے نیلامی میں فاف ڈو پلیسیس کو اپنی ٹیم میں شامل کیا تو ٹیم کے کرکٹ ڈائریکٹر مائیک ہیسن نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ آر سی بی کی کپتانی کرنا چاہیں گے؟ ڈوپلیسیس کے مطابق انہیں اس ذمہ داری کو قبول کرنے میں کسی حد تک تذبذب ہو سکتا تھا، تاہم جلد ہی انہیں ورات کوہلی کا پیغام موصول ہوا، جن کی جگہ وہ کپتان بننے جا رہے تھے۔ کوہلی نے انہیں پیغام میں کہا کہ وہ ان سے بہتر کپتان کے ٹیم کی قیادت سنبھالنے پر بے حد خوش ہیں اور انہیں ٹیم میں خوش آمدید کہنے کے منتظر ہیں۔

ڈوپلیسیس کا کہنا تھا کہ کوہلی کے اس پیغام نے انہیں فوری طور پر یہ احساس دلایا کہ انہیں ٹیم کی قیادت سنبھالنے کے لیے قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کے مطابق دونوں کے درمیان پہلے سے ہی باہمی احترام موجود تھا، تاہم اس پیغام کے بعد انہیں کوہلی کی جانب سے مکمل حمایت کا یقین ہو گیا۔

انہوں نے کہا کہ کوہلی کی حمایت نے ان کے اعتماد میں نمایاں اضافہ کیا۔ اس کے بغیر وہ اس سیزن میں شدید دباؤ اور گھبراہٹ کے ساتھ داخل ہوتے، جبکہ ان کی حمایت کی بدولت انہیں یقین تھا کہ وہ ایک تجربہ کار کھلاڑی اور اچھے رہنما ہیں اور انہیں سابق کپتان کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ ڈوپلیسیس نے بتایا کہ انہوں نے کوہلی سے واضح طور پر کہا تھا کہ ان کی حمایت کے بغیر آر سی بی کی کپتانی کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

ربادا کی 5 وکٹیں، ہریدوئے اور لٹن کی مزاحمت سے بنگلہ دیش کی اننگز سنبھلی

جوہانسبرگ، 15 نومبر: نیوز ڈیسک: جنوبی افریقہ کے فاسٹ باؤلر کاگیسو ربادا نے بنگلہ دیش کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے ابتدائی روز اپنی شاندار باؤلنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے پانچ وکٹیں حاصل کیں، تاہم توحید ہریدوئے اور لٹن داس کی مزاحمت نے مہمان ٹیم کو مشکل صورتحال سے نکال لیا۔ چائے کے وقفے تک بنگلہ دیش نے پانچ وکٹوں کے نقصان پر 184 رنز بنائے تھے۔ ہریدوئے 66 اور لٹن داس 30 رنز بنا کر کریز پر موجود تھے، جبکہ ربادا نے 33 رنز دے کر پانچ وکٹیں حاصل کی تھیں۔ ربادا نے اپنے ٹیسٹ کیریئر میں 18 ویں مرتبہ ایک اننگز میں پانچ وکٹیں حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا، تاہم وانڈرز اسٹیڈیم میں جنوبی افریقہ کا کوئی دوسرا باؤلر وکٹ حاصل نہیں کر سکا۔ بنگلہ دیش کے بلے بازوں نے وقفے وقفے سے بھرپور مزاحمت کی۔ پرتاپو تھا ٹیسٹ کھیلنے والے توحید ہریدوئے نے دوسری نصف سنچری اسکور کی۔ وہ گزشتہ دس روز قبل ویسٹ انڈیز کے خلاف بنگلہ دیش کی جانب سے سب سے زیادہ انفرادی اسکور بنانے کے بعد عمدہ فارم برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ہریدوئے اور لٹن داس کے درمیان چھٹی وکٹ کیلئے 63 رنز کی ناقابلِ شکست شراکت قائم ہو چکی تھی۔ اس سے قبل ہریدوئے نے تنزید حسن کے ساتھ چوتھی وکٹ کیلئے 99 رنز جوڑے تھے، جو جنوبی افریقہ میں بنگلہ دیش کی کسی بھی وکٹ کیلئے سب سے بڑی شراکت ہے۔

صبح کے سیشن کی طرح دوسرے سیشن کے آغاز میں بھی ربادا نے بنگلہ دیشی بلے بازوں کیلئے مشکلات پیدا کیں۔ وقفے کے بعد تیسرے ہی گیند پر تنزید حسن نے ان کی گیند پر چوکا حاصل کیا، تاہم ربادا کو وکٹ کیلئے اپنے اسپیل کے پانچویں اوور تک انتظار کرنا پڑا۔ تنزید 67 رنز پر کھیل رہے تھے کہ انہوں نے ٹیک آف لیتھ گیند اپنے اسٹمپس پر کھیل دی، جس سے ان کی اچھی اننگز کا خاتمہ ہوا اور جنوبی افریقہ کو ایک اہم موقع ملا۔

ربادا نے اگلی ہی گیند پر مشفق الرحیم کو بھی پویلین بھیج دیا۔ ان کی گیند دیر سے باہر کی جانب مڑی اور مشفق کا بیرونی کنارہ لے کر تیسرے سلپ میں سائمن ہارمر کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ اس وکٹ کے ساتھ ربادا نے پانچ وکٹیں مکمل کیں۔ وہ جنوبی افریقہ کی جانب سے ٹیسٹ اننگز میں سب سے زیادہ مرتبہ پانچ وکٹیں حاصل کرنے والوں کی فہرست میں کھایا این تھنی کے ساتھ مشترکہ طور پر تیسرے نمبر پر آ گئے ہیں۔ دونوں نے 18-18 مرتبہ یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس فہرست میں ڈیل اسٹین 26 اور ہیلن ڈونلڈ 20 مرتبہ پانچ وکٹیں حاصل کر کے ان سے آگے ہیں۔

ربادا نے ہیٹ ٹرک کی اگلی گیند لٹن داس کی جانب تیزی سے پھینکی، تاہم لٹن نے اسے پوائنٹ کی جانب کھیل دیا۔ اگلی گیند مختصر تھی اور بلے کے کندھے کے قریب سے گزری، لیکن لٹن نے اوور مکمل کیا اور ربادا کا اسپیل ختم ہونے کے بعد دباؤ میں کچھ کمی آئی۔



ویمنز پریمیئر لیگ کے ممبئی میچز وانکھیڑے منتقل

میچوں کی تاریخوں اور شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی



ممبئی، 15 نومبر: نیوز ڈیسک: بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے اتوار کو اعلان کیا کہ ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) 2027 کے ممبئی مرحلے کے مقابلے برابورن اسٹیڈیم کے بجائے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں منعقد ہوں گے۔ تاہم ممبئی مرحلے کے میچوں کی تاریخوں اور شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور یہ اسی ترتیب سے کھیلے جائیں گے جس کا اعلان رواں ماہ کے اوائل میں کیا گیا تھا۔

کرکٹ کلب آف انڈیا (سی سی آئی) کا حصہ برابورن اسٹیڈیم ٹورنامنٹ کے دوسرے مرحلے میں 26 جنوری سے 7 فروری تک 11 میچوں کی میزبانی کرنے والا تھا۔ ان مقابلوں میں دو اہم ناک آؤٹ میچز، یعنی ایلیمینیٹر اور فائنل بھی شامل تھے۔

بی سی سی آئی کے بیان کے مطابق، "چونکہ سی سی آئی 14 فروری سے شروع ہونے والی پہلی آئی سی سی ویمنز چیمپئنز ٹرافی 2027 کی بھی میزبانی کرے گا، اس لیے ٹاٹا ویمنز پریمیئر لیگ کے اختتام اور کشیر ملکی ٹورنامنٹ کے آغاز کے درمیان وقفہ بچوں کو بحالی کیلئے مناسب وقت فراہم نہیں کرے گا۔"

جموں یونیورسٹی میں 70ویں قومی اسکول کھیلوں کی انڈر17 گرلز کرکٹ چیمپئن شپ شروع

وزیر کھیل میر سیف اللہ نے چھ روزہ مقابلے کا افتتاح کیا 20 نومبر تک سات مقامات پر میچ کھیلے جائیں گے





جموں،15 نومبر: وزیر برائے نوجوانوں کی خدمات و کھیل، منصوبہ بندی، ترقی و نگرانی اور اے آر آئی ٹریننگز میر سیف اللہ نے آج جموں یونیورسٹی کے فلڈ لائٹ میدان میں 70ویں قومی اسکول کھیلوں کی انڈر17 گرلز کرکٹ چیمپئن شپ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ایک شاندار اور رنگارنگ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں کھلاڑیوں، عہدیداروں اور کھیلوں کے شائقین نے شرکت کی۔

15 سے 20 نومبر تک جاری رہنے والی چھ روزہ قومی سطح کی اس چیمپئن شپ میں ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور تسلیم شدہ اسکول اسپورٹس تنظیموں کی نمائندگی کرنے والی 29 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد محکمہ نوجوانوں کی خدمات و کھیل، جموں و کشمیر کی جانب سے اسکول گیمز فیڈریشن آف انڈیا (ایس جی ایف آئی) کے زیر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مقابلے سات مقامات پر کھیلے جا رہے ہیں، جن میں جموں یونیورسٹی اور توی کے فلڈ لائٹ میدان بھی شامل ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے منتظمین کی جانب سے اس شاندار کھیلوں کے مقابلے کے انعقاد کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مقابلے نوجوان کھلاڑیوں میں جسمانی تندرستی، ٹیم ورک، نظم و ضبط اور کھیل کے جذبے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میر سیف اللہ نے کہا کہ یہ چیمپئن شپ باصلاحیت لڑکیوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے، مسابقتی کھیل کا تجربہ حاصل کرنے، اعتماد بڑھانے اور قومی سطح پر کھیلوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے ایک قیمتی پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

نیوزی لینڈ نے ایک اور یکطرفہ دوستانہ فٹ بال مقابلے میں ہندوستان کو 3-0 سے شکست دی



کرائسٹ چرچ،15 نومبر (یو این آئی) نیوزی لینڈ نے اتوار کو ایک اور یکطرفہ دوستانہ فٹ بال مقابلے میں ہندوستان کو 3-0 سے شکست دے دی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے فن سرمن، جیمز میک گیری اور کپتان کرس وڈ نے گول کیے۔ میچ کے 22ویں منٹ میں کیلم میک ڈاٹ کے کارنر پر سرمن نے ہیڈر کے ذریعے گول کر کے نیوزی لینڈ کو برتری دلائی۔ 40ویں منٹ میں میک گیری نے باکس کے کنارے سے بائیں پاؤں سے شاٹ لگا کر اسکور 2-0 کر دیا۔ بعد ازاں جیسی رینڈل کے پاس پر کرس وڈ نے تیسرا گول کر کے ٹیم کی برتری 3-0 کر دی۔ ہندوستان کی جانب سے رنتک تیواری نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا، تاہم وہ گول کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ ڈیرن ہیزلی کے لیے نیوزی لینڈ کے ہیڈ کوچ کی حیثیت سے آخری مقابلہ تھا۔

جسٹن سیمنز نے زمبابوے کے ہیڈ کوچ کے عہدے سے استعفیٰ دیا



شارجہ، 15 نومبر (یو این آئی) زمبابوے کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ جسٹن سیمنز نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ شارجہ میں افغانستان کے خلاف جاری دوسرے ٹیسٹ کے بعد ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ سیمنز نے جون 2024 میں عہدہ سنبھالا تھا اور ان کا معاہدہ 2028 کے آخر تک تھا۔ تاہم وہ خاندان کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کے لیے اپنے وطن جنوبی افریقہ واپس جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان کی کوچنگ میں زمبابوے نے تین ٹیسٹ میچ جیتے۔ ان میں اپریل 2025 میں سلہٹ میں بنگلہ دیش کے خلاف کامیابی بھی شامل ہے، جو 2021 کے بعد بیرون ملک اس کی پہلی ٹیسٹ جیت تھی۔ ٹیم نے اپنے گزشتہ دو ہوم ٹیسٹ میچوں میں افغانستان اور بنگلہ دیش کو انگلز کے فرق سے شکست دی۔ 2024 کے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے میں ناکامی کے بعد زمبابوے نے اس سال کے ٹورنامنٹ میں آٹھویں پوزیشن حاصل کی، جو اس کی اب تک کی بہترین کارکردگی ہے۔

ہندوستان نابینا ٹیم نے سری لنکا کو 179 رنوں سے شکست دی



ڈھاکہ، 15 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی نابینا مردوں کی کرکٹ ٹیم نے اتوار کو ڈھاکہ کے بسندھرا اسپورٹس سٹی میں سری لنکا کو 179 رنوں سے شاندار شکست دے کر ایشیا کپ 2026 میں اپنے سفر کا شاندار آغاز کیا۔ ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے اتری ہندوستانی ٹیم نے 17 اوورں میں 3 وکٹوں کے نقصان پر 241 رنوں کا مضبوط اسکور بنایا۔ نائب کپتان شنکیشور راؤ نے شاندار سنچری بناتے ہوئے اننگز کو سنبھالا۔ انہوں نے صرف 50 گیندوں پر 16 چوکے لگاتے ہوئے 100 رن بنائے۔ سنجے کمار شاہ نے 27 گیندوں پر 46 رن بنائے، جبکہ دیپک ملک 14 گیندوں پر 31 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ نکولا بدنانک بھی 22 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔

بڑے اسکور کا دفاع کرنے اتری ہندوستانی گیندبازوں نے پوری اننگز میں اپنا دبدبہ برقرار رکھا اور سری لنکا کی ٹیم کو 17 اوورں میں 6 وکٹوں کے نقصان پر صرف 62 رنوں تک محدود کر دیا۔ گیندبازی میں رامیر سنگھ سب سے آگے رہے۔ انہوں نے 2 اوورں میں صرف 5 رن دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔ کپتان درگا راؤ ٹوپو پاکی نے 4 اوورں میں 11 رن دے کر ایک وکٹ حاصل کی، جبکہ نکولا بدنانک نے 2 اوورں میں محض 3 رن دے کر ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ سری لنکا کی جانب سے کپتان دیموتھ پریرا اور پربدھا پیومل سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑی رہے۔ دونوں نے 14،14 رن بنائے۔ ہندوستان کی شاندار بلے بازی اور گیندبازی کی بدولت ٹیم نے 179 رنوں سے بڑی جیت درج کی اور ایشیا کپ میں اپنی مہم کا شاندار آغاز کیا۔

اب ہندوستان اپنا اگلا میچ 17 نومبر کو دوپہر 1:30 بجے پاکستان کے خلاف کھیلے گا۔ سری لنکا کے خلاف اس شاندار جیت کے بعد ہندوستانی ٹیم پاکستان کے خلاف بھی اپنی جیت کا سلسلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔

سید مشتاق علی ٹرافی: چھتیس گڑھ نے اتراکھنڈ کو پانچ وکٹوں سے ہرا کر فاتحانہ آغاز کیا



کولکاتہ/رائے پور، 15 نومبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ نے سید مشتاق علی ٹی ٹوئنٹی ٹرافی 27-2026 میں اپنی مہم کی شاندار شروعات کرتے ہوئے اتراکھنڈ کو پانچ وکٹوں سے شکست دے دی ہے۔ کپتان وکلپ تیواری کی دھماکہ خیز نصف سنچری اور اجے منڈل کی شاندار بلے بازی کی بدولت چھتیس گڑھ نے 198 رنز کا چیلنجنگ ہدف نو گیندیں باقی رہتے حاصل کر لیا۔

کولکاتہ کے تاریخی ایڈن گارڈنز میدان پر 14 نومبر کو کھیلے گئے مقابلے میں چھتیس گڑھ نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کی دعوت ملنے پر اتراکھنڈ نے مقررہ 20 اوورز میں چھ وکٹوں کے نقصان پر 197 رنز کا مضبوط اسکور بنایا۔

اتراکھنڈ کی طرف سے اوپنر شمد حانے ٹاپ آرڈر 48 رنز کی اننگز کھیلی، جبکہ جگدیش سُیت نے 46 رنز کا تعاون دیا۔ اس کے علاوہ جیتسوی جیسوال اور پورن چودھری نے 26-26 رنز بنائے۔ چھتیس گڑھ کی جانب سے ہمنشو اگروال نے سب سے زیادہ دو وکٹ حاصل کیے، جبکہ سورنھ محمد اور سندیپ وارئر کو ایک ایک کامیابی ملی۔

ہدف کا تعاقب کرنے اتری چھتیس گڑھ کی ٹیم نے حملہ آور بلے بازی کرتے ہوئے اتراکھنڈ کے گیندبازوں پر دباؤ بنائے رکھا۔ اجے منڈل نے 66 رنز کی اہم اننگز کھیل کر ٹیم کی جیت کی بنیاد رکھی۔ وہیں، کپتان وکلپ تیواری نے محض 17 گیندوں میں 50 رنز بنا کر مقابلے کا رخ چھتیس گڑھ کے حق میں موڑ دیا۔

چھتیس گڑھ کی اننگز میں رائل پردھان نے 25 رنز کا تعاون دیا جبکہ ششانک چندراکر 20 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ واپس لوٹے۔ اتراکھنڈ کی طرف سے آکاش مدھوال اور اگنی ویش نے دو دو وکٹ حاصل کیے، لیکن وہ چھتیس گڑھ کو ہدف تک پہنچنے سے نہیں روک سکے۔

چھتیس گڑھ نے 18.3 اوورز میں پانچ وکٹ کھو کر 202 رنز بناتے ہوئے مقابلہ پانچ وکٹوں سے اپنے نام کر لیا۔ اس جیت کے ساتھ چھتیس گڑھ نے ٹورنامنٹ میں اپنی مہم کا فاتحانہ آغاز کیا ہے۔

لکشیا سین کوماتسو ماسٹرز جاپان کا خطاب جیتنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے



ٹوکیو/نئی دہلی، 15 نومبر (یو این آئی) ہندوستان کے اسٹار بیڈمنٹن کھلاڑی لکشیا سین نے اتوار کو جاپان کے کوکی واتانابے کو شکست دے کر کوماتسو ماسٹرز جاپان 2026 کا خطاب جیت لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ خطاب جیتنے والے پہلے ہندوستانی کھلاڑی بن گئے۔ کوماتسو پریفیکچرل جمنازیم میں ایک گھنٹے اور چار منٹ تک جاری رہنے والے فائنل میں آٹھویں سیڈ لکشیا سین نے پہلا گیم ہارنے کے بعد شاندار واپسی کرتے ہوئے کوکی واتانابے کو 21-13، 18-21، 14-21 سے شکست دی۔ جرمنی میں اس ماہ کے آغاز میں ہائیلو اوپن جیتنے کے بعد لکشیا سین کا یہ مسلسل دوسرا خطاب ہے۔ رواں سال یہ ان کا دوسرا سپر 500 خطاب اور اس سطح پر مجموعی طور پر پانچواں خطاب ہے۔ اس طرح وہ مردوں کے سنگلز کھلاڑیوں میں مشترکہ طور پر دوسرے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ ایک ہی سیزن میں دو ورلڈ ٹور خطاب جیتنے والے پہلے ہندوستانی مرد سنگلز کھلاڑی بھی بن گئے ہیں۔ خطاب جیتنے کے بعد سین نے کہا کہ جاپان میں خطاب جیت کر انہیں بہت خوشی ہو رہی ہے۔ گزشتہ سال وہ یہی فائنل تک پہنچے تھے، اس لیے اس بار اپنی کارکردگی بہتر بنانے پر انہیں اطمینان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل دوسرا خطاب جیتنے کے بعد وہ اپنی اس فارم کو برقرار رکھنا چاہیں گے۔ پہلا گیم ہارنے کے باوجود انہوں نے اعتماد برقرار رکھا اور دوسرے و تیسرے گیم میں بہتر لینتھ کے ساتھ زیادہ جارحانہ کھیل پیش کرنے پر توجہ دی۔

جونیئر قومی ٹینس بال کرکٹ چیمپئن شپ کیلئے انتخابی ٹرائلز 21 نومبر کو

انڈر 19 لڑکوں اور لڑکیوں کے ٹرائلز جموں کے ایم اے اسٹیڈیم میں ہوں گے

جموں: سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک: جموں و کشمیر ٹینس بال کرکٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے 34ویں جونیئر نیشنل ٹینس بال کرکٹ چیمپئن شپ (انڈر 19 بوائز اور گرلز) کے لیے انتخابی ٹرائلز 21 اور 22 نومبر 2026 کو ایم اے اسٹیڈیم جموں میں منعقد کیے جائیں گے۔ منتخب کھلاڑی قومی سطح کی چیمپئن شپ میں جموں و کشمیر کی نمائندگی کریں گے، جو 24 سے 27 دسمبر 2026 تک بھلیا، اتر پردیش میں منعقد ہوگی۔ منتخب کھلاڑیوں کے لیے 8 سے 21 دسمبر 2026 تک ایم اے اسٹیڈیم جموں میں کوچنگ کیمپ کا انعقاد بھی کیا جائے گا۔ 20 دسمبر 2007 کے بعد پیدا ہونے والے کھلاڑی ان انتخابی ٹرائلز میں حصہ لینے کے اہل ہوں گے۔ خواہشمند کھلاڑیوں کو تصدیق کے لیے اپنا آدھار کارڈ، بورڈ/میونسپلٹی کا تاریخ پیدائش سرٹیفکیٹ اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ساتھ لانا لازمی ہوگا۔

رپورٹنگ کی تفصیلات: تمام اہل کھلاڑیوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ 21 نومبر 2026 کو صبح ٹھیک 10 بجے مکمل کرکٹ کٹ کے ساتھ ایم اے اسٹیڈیم جموں میں اپنی حاضری یقینی بنائیں۔ رجسٹریشن اور دیگر ضروری کارروائیوں کے لیے کھلاڑی مسٹر گلشن رتن، جوائنٹ سیکریٹری جے کے ٹی بی سی اے سے رابطہ نمبر: 8899936374 کر سکتے ہیں۔

جموں و کشمیر اسکوائے ایسوسی ایشن کا اہم تنظیمی اجلاس منعقد

جنوری 2027 میں قومی چیمپئن شپ کیلئے تیاریوں کا جائزہ لیا گیا



سرینگر: سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک: جموں و کشمیر، 15 نومبر: جموں و کشمیر اسکوائے ایسوسی ایشن نے آج ایک اہم تنظیمی اجلاس منعقد کیا، جس میں مرکز کے زیر انتظام علاقے کے تمام اضلاع کی اکائیوں کے نمائندوں نے پُرجوش شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیمی انتظام و انصرام، نظم و ضبط، تکنیکی معیارات، نچلی سطح پر کھیل کی ترقی اور جموں و کشمیر میں اسکوائے مارشل آرٹس کے فروغ کیلئے مستقبل کے لائحہ عمل سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

اجلاس کے دوران 27ویں یوتھ سطح کی اسکوائے چیمپئن شپ کے کامیاب انعقاد کا جائزہ لیا گیا اور ایسوسی ایشن کے تنظیمی و تکنیکی ڈھانچے کو مزید مستحکم بنانے کیلئے مختلف اقدامات پر غور کیا گیا۔ اس موقع پر 27ویں قومی اسکوائے چیمپئن شپ کی تیاریوں پر خصوصی توجہ دی گئی، جو 11 سے 14 جنوری 2027 تک کٹک، اوڈیشہ میں منعقد ہوگی۔

فٹ نومبر 2026 کے ذریعے کشمیر میں کھیلوں اور صحت مند طرزِ زندگی کے فروغ کی پہل

ٹیم ریڈ فاؤنڈیشن کے پروگرام میں سینکڑوں افراد کی شرکت، نوجوانوں کو منشیات سے دور رہنے کی ترغیب دی گئی







سرینگر، 15 نومبر: بیورو ڈیسک: فٹنس، کھیلوں کے جذبے اور سماجی ذمہ داری کے فروغ کے لیے ٹیم ریڈ فاؤنڈیشن نے ڈیلو ایچ ایس اسپورٹس ہب، سونہ وار سرینگر میں فٹ نومبر 2026 پروگرام کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ اس تقریب میں سینکڑوں شرکاء کے علاوہ انتظامیہ، پولیس، کھیلوں، صحت، تعلیم، کاروبار اور تفریحی شعبوں سے وابستہ ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔

کشمیر میں منشیات کا استعمال ایک سنگین سماجی چیلنج بننے کے پیش نظر اس پروگرام کا مقصد بچوں اور نوجوانوں کو کھیلوں کی جانب راغب کرنا، صحت مند طرزِ زندگی اپنانے کی ترغیب دینا اور ان کی صلاحیتوں کو مثبت سرگرمیوں میں بروئے کار لانے کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ تقریب کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا کہ کھیل کے میدان اور کھیلوں کی سرگرمیاں ایک صحت مند، مضبوط اور منشیات سے پاک نسل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

اس موقع پر وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر اکشے لابرو (آئی اے ایس)، ڈی آئی جی ٹریفک کشمیر حبیب الرحمٰن (آئی پی ایس)، ارکانِ اسمبلی تنویر صادق اور احسن پرویز، ڈائریکٹر سیاحت کشمیر قمر سہاد (جے کے اے ایس)، سیکریٹری جموں و کشمیر اسپورٹس کونسل تزئین مختار (جے کے اے ایس)، آر ٹی او کشمیر عرفان قاضی (جے کے اے ایس)، ایچ او ڈی چیسٹ ڈیزیز اسپتال ڈاکٹر نوید نذیر، جوائنٹ ڈائریکٹر سیاحت کشمیر وسیم راجہ (جے کے اے ایس)، شفاعت (جے کے اے ایس) اور نزہت گل سمیت کئی ممتاز شخصیات موجود تھیں۔

دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات نے بھی پروگرام میں شرکت کی، جن میں وودلینڈ ہاؤس اسکول کے مینجنگ ڈائریکٹر ورج سنگھ، فاؤنڈیشن ورلڈ اسکول کے چیئرمین فیضان الاسلام، آٹو ونگز ٹویوٹا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر مہروز بابی ووڈ کے معروف فنکار میر سرور، سردار ناصر علی خان اور ریڈیو جوکی عمر نثار شامل تھے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ان شخصیات کی مشترکہ شرکت نے نوجوانوں کی ترقی کے لیے اجتماعی عزم کا اظہار کیا اور یہ ظاہر کیا کہ معاشرے کے مختلف طبقے کسی بامقصد سماجی مقصد کے لیے متحد ہو کر کام کر سکتے ہیں۔

مقامی سپورٹس کی خبریں شائع کرنے کے لئے رابطہ کریں

شہر و گام میں ہو رہے تمام لوکل سپورٹس کو فروغ دینے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اخبار "سرینگر ٹائمز" کھیل کے تئیں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے سپورٹس صفحہ پر ایک خصوصی کالم فراہم کر رکھا ہے۔ جس میں آپ اپنے علاقے کی کھیل کی سرگرمیاں تصویر کے ساتھ اخبار میں شائع کرنے کے لئے ہمارے ای میل ایڈریس یا پھر تحریری طور کھیل کی مکمل تفصیلات اپنے نام سمیت ساحل یوسف صوفی کے نام دفتر سرینگر ٹائمز بڈشاہ پوک سرینگر ارسال کر سکتے ہیں

نوٹ: (۱) جس کے لئے آپ کو معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی اور وہ کھیل کے علاقوں کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مفت شائع ہوتا ہے

(۲) سپورٹس ٹائمز کے صفحہ پر شائع ہونے والی مقامی خبروں کے علاوہ مقابلہ جاتی اور ٹاسس کی خبریں جو شائع ہوتی ہے یہ تمام اشتہارات اور دعوتی کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی اور تیکنیکی تجربے کے ساتھ شائع کرتا ہے اور وہ کسی نتیجے کا ذمہ دار نہیں۔ کھلاڑی خبروں میں حصہ لینے سے قبل اپنی طرف سے ان کو جانچ لیا کریں۔ (ادارہ)

مکمل پتہ
ایڈیٹر ساحل یوسف صوفی
دفتر سرینگر ٹائمز بڈشاہ چوک سرینگر۔190001

email: saahil.srinagartimes@gmail.com
مزید جانکاری کے لئے اس فون نمبر پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں 0194-2456781

Printed and Published by: SAHIL YOUSUF, On behalf of M/S Times Press, Chief Editor: BASHIR AHMAD BASHIR, Executive Editor, S.M. YOUSUF, Editor: SHADAB BASHIR, Managing Advertising: SEEMAAB BASHIR,
Printed at: Times Press, Sheikh Bagh, Janglat Gali Lal Chowk Sgr Published from: 2nd Floor Shivnawas Building Opposite Budshah Bridge, Lal Chowk, Srinagar J&K-190001, R.N.I: 17647/69. Ph: 0194-2456781
E-mail: srinagartimes@gmail.com, Fax: 0194-2456781